

جناب رسالتنا ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جواب کتاب

المستحبہ

جزء اللہ عدوہ بابائہ

ختم النبوت

تصنیف لطیف

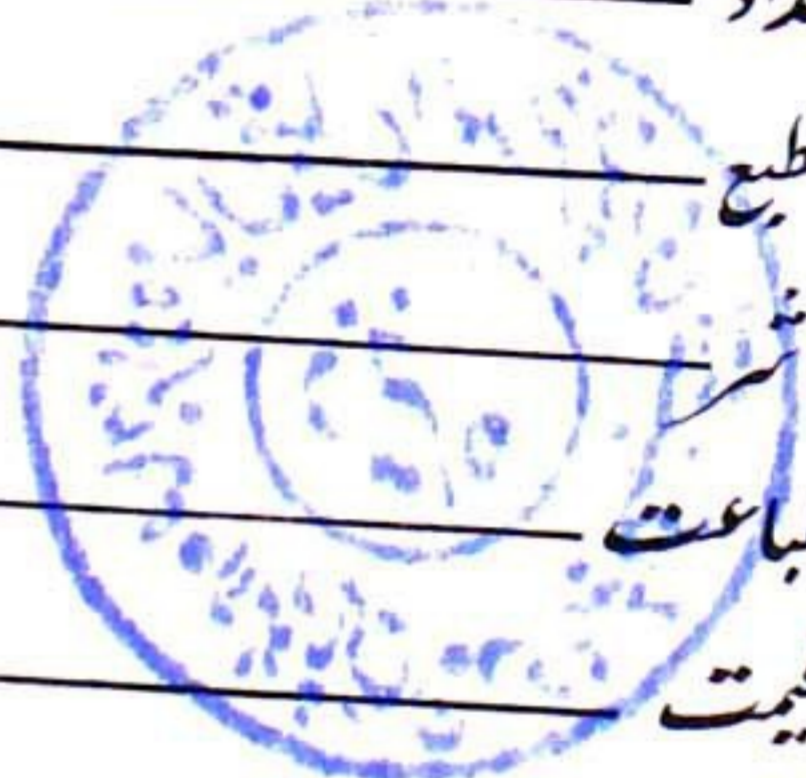
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائتہ حاضرہ امام ملت طاہرہ

انشاء مولانا احمد رضا خاں بیوی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ - گلچ بخش روٹ - لاہور

58535

نام کتاب ..... جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة  
موضوع ..... ختم نبوت  
تصنیف ..... اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی  
کتابت ..... محمد شریف گل  
تعداد ..... ایک ہزار  
مطبع ..... الکتاب پرنٹرز - لاہور  
ناشر ..... مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور  
طباعت ..... ۶۱۹۶۴  
قیمت ..... ۴ روپے



# فہرست

۳۸	لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت	۲۰	میلاد النبی پر خاص نامے کا طلوع	۸	بریت آدم اور ختم نبوت
۳۹	عمارت نبوت کی آخری اینٹ	۲۱	یہودی علما کے ہاں ذکر ولادت	۸	حضرت موسیٰ اور ختم نبوت
۴۰	سوسمار کی گواہی	۲۱	اجبار کی زبان پر نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۹	حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم
۴۱	ولا نبی بعدی	۲۱	اہل شرب کی بشارت میلاد النبی	۹	خاتم النبیین
۴۲	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو	۲۲	یوشع کی زبان پر نعت رسول	۱۰	محمد اور دروازہ جنت
۴۲	حضرت عمر ہوتے	۲۲	● ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل	۱۰	خاتم الانبیاء کی بشارت
۴۵	کذاب اور دجال	۲۳	الصلوة والنار	۱۰	یعقوب علیہ السلام اور خاتم الانبیاء
۴۵	جھوٹے مدعیان نبوت	۲۳	اسماء النبی	۱۰	شعیبا اور احمد مجتبیٰ
۴۶	حضرت علی اور ختم نبوت	۲۳	انا محمد و احمد	۱۱	کتب سماویہ میں ائمہ کرام
۴۸	حضرت علی کی بیادت	۲۳	خصائص مصطفیٰ	۱۱	خاتم الانبیاء
۵۰	حضرت ابو بکر صدیق صدیق اکبر ہیں	۳۰	توبہ قبول کرنے والے نبی	۱۲	آخر النبیین
۵۱	مولا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر	۳۱	مالک لو ائے حمد	۱۲	رحمۃ للعالمین
۵۱	حضرت صدیق کے بار ہیں حضرت	۳۱	دس اسمائے مبارکہ	۱۲	● ارشادات انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء
۵۲	علی کی رائے	۳۲	الحاشر و العاقب	۱۳	کتب سابقہ
۵۳	حضرت شیخین اولین جنسی ہیں	۳۲	رسول جبار	۱۳	حدیث شفاعت
۵۴	خیر الناس بعد رسول اللہ	۳۴	آخر زمان اور اولین یوم قیامت	۱۵	انبیاء کا تجاے شفاعت
۵۴	افضل الناس بعد رسول اللہ	۳۴	دریائے رحمت	۱۵	حضرت آدم اور اذان اول
۵۴	مولودان کی فی الاسلام	۳۵	آخرین بعثت	۱۵	انشراح صدر
۵۵	سیدنا صدیق کی سبقت کی	۳۵	حضرت عمر فاروق کا طریق نداء	۱۶	بشارت میلاد الرسول
۵۵	چار وجوہات	۳۵	خطاب بعد از دو سال	۱۶	راہب کا استفسار
۵۶	حضرت صدیق کا تقدم	۳۶	حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں	۱۷	قبل از وقت ولادت شہادۃ الایمان
۵۶	حضرت علی مدح افراط و تفریط	۳۶	خصوصاً خصوصاً ختم نبوت	۱۷	انکار ختم نبوت کے وجوہات
۵۶	کاشکار	۳۷	خاتم النبیین	۱۷	مقتول شاہ مصر کی تصدیق ولادت

۶۳	مولانا عبدالعلی	۷۹	نوصحابی	۵۷	افضل الایمان
۹۵	امام احمد قسطلانی	۷۹	ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ	۵۷	شیخین کی فضیلت
۹۶	سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا	۸۰	قاسم نانوتوی کا عقیدہ	۵۷	رافضی اور خارجی نظریات
۹۷	منافق کو سید نہ کہو	۸۱	صحیح بگرام اور ختم نبوت	۵۸	نصوص ختم نبوت
۹۷	اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں	۸۳	دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت	۵۹	● ارشادات انبیاء و علماء کتاب سابقہ
۹۸	اہل بیت عذاب سے بری ہیں	۸۳	مکران ختم نبوت پر علماء اسلام کی گرفت	۶۰	ذریب بن برملا کی شہادت
۹۸	حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ	۸۳	علامہ تورپشتی	۶۱	شام کے نصرانی ختم نبوت
۹۸	اہل بیت آگ میں نہیں جاسکتے	۸۵	امام ابن حجر مکی	۶۲	کی شہادت دیتے ہیں
۱۰۰	شیخ اکبر اور اہل بیت	۸۵	فتاویٰ مہندیہ	۶۲	بادشاہ روم کے دربار میں ڈاکٹر مصطفیٰ
۱۰۰	بد عقیدہ سید	۸۶	اعلام بقواطع الاسلام	۶۳	تصرف اولیاء اور مظلومیت حسین
۱۰۱	رافضی سید	۸۷	طائفہ قاسمیہ	۶۴	برقیل کے پاس انبیاء کی تصاویر
۱۰۳	● تقریباً جناب مولانا شیخ احمد مکی	۸۷	فتاویٰ تانا خانانہ	۶۴	مقوقس کے دربار میں فرمان نبوی
۱۰۳	مدرس مکہ معظمہ و ام مجدد	۸۸	شفاف قاضی عیاض	۶۵	عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان
۱۰۳	● فتویٰ دربارہ خاتم النبیین	۸۹	مکران ختم نبوت کے فرقے	۶۸	ہجرت حضرت عباس
۱۰۳	نقل فتوئے علماء کرام شہر بدایوں	۸۹	مجمع الانہر	۶۹	مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری
۱۰۵	نقل فتوئے علماء لاہور و حیدرآباد	۹۰	علامہ یوسف اور دیلی	۷۰	چار پائے کلام کرتے ہیں
۱۰۵	دکن و دہلی و کانپور	۹۰	امام غزالی	۷۲	میرے بعد کوئی نبی نہیں
۱۰۸	فتوئے علمائے پانی پت و	۹۱	غنیۃ الطالبین	۷۳	تیسرا کتاب
۱۰۸	دستخط مصنف انوار ساطعہ	۹۲	تحفہ شرح منہاج	۷۴	علی بنزلہ ہارون ہیں
۱۰۹	فتوئے سہارن پور	۹۲	شرح فرائد	۷۴	میں آخری نبی اور میری امت آخری امت
۱۱۰	فتوئے دیوبند	۹۳	مواہب شریف	۷۶	گیارہ تابعی
۱۱۱	فتوئے گنگوہ	۹۳	امام نسفی	۷۸	اکاون صحابہ
● ● ●	● ● ●	۹۴	تمہید ابوشکور سالمی	۷۸	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين و سلام على المرسلين - ما كان محمد ابا احد من  
رجالكم ولكن رسول الله و خاتمة النبيين و كان الله بكل شئ عليمًا - يا من  
يصلى عليه هو و ملتكته صل عليه و على ائله و صحبه و بارك و سلم تسليما  
امين - رب انى اعوذ بك من همزات الشيطيين و اعوذ بك رب ان يحضرون  
وصلى الله تعالى على خاتمة المرسلين اول الانبياء خلقا و اخرهم بعثا و  
اله و صحبه و التابعين و لعن و قتل و اخزى و خذل مردة الجن و  
شيطيين الانس و اعاذنا ابدا من شرهم اجمعين امين -

اللهم و جل سجا اور اس کا کلام سچا - مسلمان پر جس طرح لا اله الا الله ماننا اللہ سبحانہ  
و تعالیٰ کو احد صمد لا شریک له جاننا فرض اول و مناط ایمان ہے یونہی محمد رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد

مسئلہ از شیخ الحدیث اہل سنت و الجماعت محلہ سوئی گرمی کی پول ۱۹ - رجب ۱۴۱۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ویدساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلاتا اپنا  
عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زلم  
میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے - ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت او یائے کا طین سے ہے  
یا غالی رافضی کافر او یائے شیطا طین سے اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے یا نہیں اور  
اسے سید کہنا شرماً روا ہے یا نہیں - بینوا توجروا -

کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جانتا فرض اجل و جزئے ایقان ہے وکن  
 رسول اللہ و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کر نیوالا  
 نہ شاک کہ اونی ضعیف احتمال خفیف سے تو تم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد  
 فی البیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے  
 وہ بھی کافر جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافرین  
 ہے و یسید پید جس کا قول نحس تر از بول سوال میں مذکور ضروری ہے بیشک ضرور مگر حاشا  
 نہ ولی الرحمن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے۔ یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ نہیں اللہ  
 واحد قہار کا فتویٰ ہے۔ خاتم الانبیاء الاخیر کا فتویٰ ہے علی مرتضیٰ و بتول زہرا و حسن مجتبیٰ و  
 شہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و مولاہم و علیہم و سلم۔  
 شفا شریف و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

يَكْفُرُ اَيْضًا مَنْ لَذِبَ بِشَيْءٍ مِمَّا صَرَّحَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ حَكْمٍ اَوْ خَبْرٍ اَوْ اَثْبَتَ  
 مَا نَفَاهُ اَوْ نَفَى مَا اَثْبَتَهُ عَلَيَّ عِلْمٌ مِنْهُ بِذَلِكَ اَوْ شَكَّ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ۔  
 فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر علی میں ہے:

التُّرُودُ فِي الْمَعْلُومِ مِنَ الدِّينِ بِالضَّرُورَةِ كَالانْكَارِ۔  
 شفا میں ہے:

وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلَيَّ تَكْفِيرَ كُلِّ مَنْ دَافَعَ نَصَ الْكِتَابِ اَوْ نَصَ حَدِيثٍ  
 مَجْمَعًا عَلَيَّ نَقَلَهُ مَقْطُوعًا بِدَعْوَى مَجْمَعًا عَلَيَّ حَمَلَهُ عَلَيَّ ظَاهِرَةً و لِهَذَا اَيْكْفُرُ  
 مَنْ لَمْ يَكْفُرْ مِنْ دَانَ بَغَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ اَوْ وَقَفَ فِيهِمْ اَوْ شَكَّ (فِي كُفْرِهِمْ)  
 اَوْ صَحَّ مَذْهَبُهُمْ و اِنْ اَظْهَرَ الْاِسْلَامَ و اَعْتَقَدَهُ و اَعْتَقَدَ اِبْطَالَ كُلِّ  
 مَذْهَبٍ سِوَاهُ فَهُوَ كَافِرٌ بِاِظْهَارِ مَا اَضْرَمَ مِنْ خِلَافِ ذَلِكَ اَوْ مَخْتَصِرًا  
 مَزِيدًا مِنْ نَسِيمِ الرِّيَاضِ مَا بَيْنَ الْهَلَالَيْنِ۔

اسی میں ہے:

اِجْمَاعٌ عَلَيَّ كُفْرٍ مَنْ لَمْ يَكْفُرْ كُلِّ مَنْ فَارَقَ دِينَ الْمُسْلِمِينَ

او وقف فی تکفیرہم اوشک۔

بزازیر و در مختار وغیرہا میں ہے :

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

بلکہ شخص مذکور پر لازم و ضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد کا فتویٰ لکھے۔ آخر یہ تو بدابتر ضرورت موافقین و مخالفین حتیٰ کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسلمان تھے۔ قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول نہ جانتے اور اس ادعا کے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیہن کسی مائل سے معقول نہیں اب یہ شخص کہ انھیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و مبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہوا مفرکہ صر و لاجول و لاقوة الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و حدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث و علماء کی کیا قدر جانے مگر بجد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے متعدد و منافع ظاہر و بین ہیں قرآن و حدیث دونوں ایمان مومن ہیں۔ احادیث کا بار بار پیکر اظہار و دلوں میں ایمان کی جڑ بنائے گا۔ آیہ کریمہ میں وساوس ملعونہ بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمایا گیا۔ ختم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و صحیح معنی بتائے گا۔ بعض قاسمان کفر و مجون کے انتراع جنون کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ف اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی مانتے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحديث کا بطلان دکھائے گا۔ نصوص ائمہ سے اہل ایمان کو صحت فتویٰ پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکر محبوب راحت قلوب ہے۔ اُن کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

فاقول و بجل اللہ احوال (ارشادات الہیہ)

طیرانی معجم کبیر میں اور حاکم با فائدہ تصحیح اور بہیقی  
یریت آدم اور ختم نبوت دلائل النبوة میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یا سب اسألك بحسب محمد ان غفرت لی الہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔ عرض کی الہی جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

صدقت یا ادم انه لا حب الخلق اتی و اذ سالتنی بحقه فقد غفرت لك و لولا محمد ما خلقتك زاد الطبرانی و هو اخر الانبیاء من ذریتك۔

اے آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لیے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بنا تا وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابولعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
حضرت موسیٰ اور ختم نبوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:



ان موسى لَمَا انزلت عليه التوراة وقراها وجد فيها ذكر هذه الامة فقال  
يا رب انى اجد فى الالواح امدهم الآخرون السابقون فاجعلها امتى قال  
تلك امة احمد۔

جب موسى علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اترى اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا  
ذکر پایا عرض کی اے رب میرے میں ان لوگوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں  
سب سے پھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کہ فرمایا یہ امت احمد کی ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں :

لما خلق الله ادم اخبره بنبيه فجعل يرمى فضائل بعضهم على بعض  
فرا في اسفلهم فقال يا رب من هذا قال هذا ابنك احمد هو الاول وهو  
الآخر وهو اول شافع و اول شافع و اول مشفع۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا انھیں ان کے بیٹوں پر مطلع  
فرمایا۔ وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کیے مجھے ان سب کے آخر میں بلند و  
روشن نور دیکھا عرض کی الہی یہ کون ہے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی  
آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم۔

خاتم النبیین خاتم النبیین  
نیر بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
راوی قال بین کتفی ادم مکتوب محمد رسول اللہ  
خاتم النبیین آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے  
لکھا ہوا ہے۔

”محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔“

محمد اور وازہ جنت ابن شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن مالک حضرت

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ قال  
اول من یاخذ حلقہ باب الجتہ فیفتہ لہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ثم قراء ایتہ من التوراة اخریا قد ما یا الاولون والآخرون یعنی انہوں نے کہا  
سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لیے دروازہ کھولا  
جائے گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر تورات مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے  
پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق یعنی امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت ابن مسعود عام شعبی سے راوی سیدنا ابراہیم علیہ

انہ کائن من ولدك شعوب و شعوب حتی یاتی النبی الامی خاتم  
الانبیاء بشیک تیری اولاد میں قبائل و قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء  
جلوہ فرما ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء محمد بن کعب قرظی سے راوی ادھی اللہ

تعالیٰ الی یعقوب انی ابث من  
ذریئتک ملوکا و انبیاء حتی ابث النبی الحرمی الذی تبنی امتہ ہیکل بیت  
المقدس و هو خاتم الانبیاء و اسمہ احمد۔

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و  
انبیاء بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ ارسال فراڈوں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی امت  
بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وہ سب پیغمبروں کا خاتم ہے اور اس کا نام احمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شعیبا اور احمد مجتبیٰ ابن ابی حاتم و ہب بن منبہ سے راوی قال ادھی اللہ

تعالیٰ الی شعیبا انی باعث نبیا امیا فتم بہ  
اذاناصما و قلوباغلقا و اعیناعمیا مولدہ بمکہ و مهاجرہ بطیبۃ و ملکہ

بالشام وساق الحديث فيه الكثير الطيب من فضائله وشماله صلى الله تعالى  
عليه وسلم الى ان قال) ولا جعلن امته خيرا امه اخرجت للناس و  
ذكر صفاتهم (الى ان قال) اختر بكتابههم الكتب و بشرىعتهم الشرائع  
و بدنيهم الاديان الحديث الجليل الجميل -

اللہ عزوجل نے شیعا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں۔  
اس کے سبب ہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اس کی پیدائش  
مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی امت کو سب  
انٹوں سے جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا۔ میں اُن کی کتاب پر کتابوں کو  
ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
**کتاب سماوی میں اسم محمد** راوی قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کان یسمی فی الكتب القديمة احمد و محمد و الماحی و المقفی و نبی الملاحم  
و حمطایا و فارس قلیطا و ماذ ماذ۔ اگلی کتابوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ  
نام تھے احمد محمد ماحی کفر و شرک کو مٹانے والے مقفی سب پیغمبروں سے  
چہچھے تشریف لانے والے نبی الملاحم جہادوں کے پیغمبر حمطایا حرم الہی کے  
حمایتی فارس قلیطاسی کو باطل سے جدا کرنے والے ماذ ماذ مستحرمے پاکیزہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہبط جبریل  
**خاتم الانبیاء** فقال ان ربك يقول قد ختمت بك الانبياء  
وما خلقت خلفا اكرم على منك وقرنت اسمك مع اسمي فلا اذكرني  
موضع حتى تذكر معي و لقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك و  
منزلتك عندي و لولاك ما خلقت السموات و الارض و ما بينهما لولاك  
ما خلقت الدنيا هذا مختصر۔

جبریل ابن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ پاؤں نہ کیے جاؤ بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لیے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
آخر النبیین راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اسرى بي قريبي مرتبتي حتى كان بيني وبينه كقاب قوسين او اذني  
وقال لي يا محمد هل غمك ان جعلتك اخرا للنبیین قلت لا قال  
فهل غم امتك ان جعلتهم اخرا لامم قلت لا قال اخيرا امتك  
اني جعلتهم اخرا لامم لا فضح الامم عنده ولا افضحهم عند الامم۔  
شب اسری مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اس  
میں دو کمان بکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا اے محمد کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ  
میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا۔ میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا کیا تیری امت کو  
اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا  
اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لیے کیا کہ اور امتوں  
کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں  
والحمد للرب العالمین۔

ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردودہ و بزار و ابویعلیٰ و بیہقی  
ب طریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث  
رحمۃ للعالمین

طویل اسرا میں راوی ثعلبی اسوا ح الانبیاء فاشنوا علی ما بہم فقال ابراہیم

ثم موسى ثم داود ثم سليمان ثم عيسى ثم ان محمدا صلى الله تعالى  
 عليه وسلم اتى على ربه فقال كلکم اثنى على ربه و انى مثنى على  
 ربه الحمد لله الذى ارسلنى رحمة للعالمين و كافة للناس بشيراً و  
 نذيراً و انزل على الفرقان فيه تبيان لكل شىء و جعل امتى خیر امة  
 اخرجت للناس و جعل امتى هم الاولين و الاخرين فاتحاً و خاتماً  
 فقال ابراهيم بهذا فضلکم محمد صلى الله تعالى عليه وسلم انتھى  
 الى السدرة فكلّمه تعالى عند ذلك فقال له قد اتخذتك خليلاً و  
 هو مكتوب فى التوراة جيب الرحمن و رفعت لك ذكرك فلا اذكر الا  
 ان ذكرت معى و جعلت امتك هم الاولين و الاخرين و جعلتك اول  
 النبیین خلقاً و اخرهم بقا و جعلتك فاتحاً و خاتماً هذا مختصر ملتقط.  
 يعنى پھر حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم ارواح انبياء عليه الصلاة و الثناء سے ملے  
 پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم  
 الصلاة والسلام بہ ترتیب حمد الہی بجالانے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل و خصائص  
 بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلى الله تعالى عليه وسلم نے اپنے رب  
 جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب  
 کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا  
 اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دینا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا  
 جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور  
 انھیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انھیں کو اول اور انھیں کو آخر  
 رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحہ دیوان نبوت و ناتمہ دفتر رسالت  
 بنایا۔ ابراہیم علیہ الصلاة و التسليم نے فرمایا ان وجہ سے محمد صلى الله تعالى عليه وسلم تم  
 سے افضل ہوئے پھر حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم سدرہ تک پہنچے۔ اس وقت  
 رب عزوجل نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام

توریت میں حبیب الرحمن لکھا ہے میں نے تیرے لیے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کیا صلی اللہ علیک وسلم۔

## ارشادات انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء کتب سابقہ

امام احمد و ابو داؤد و طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور  
**حدیث شفاعت** ابو یعلیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں:  
 یاتون عیسیٰ فیقولون اشفع لنا انی ربک فلیقض بیننا فیقول انی ست  
 هناکم انی اتخذت الہما من دون اللہ و انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی  
 وکن ان کل متاع فی دعاء محتوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ  
 حتی یفیض الخاتم فیقولون لا فیقول ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 یاتونی فاقول انا لہا فاذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادى مناد ابن  
 احمد و امتہ فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم و اول من یحاسب  
 ففرج لنا الالہم عن طریقنا الحدیث هذا مختصراً۔

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو  
 سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے مسیح فرمائیں گے  
 میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے  
 مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سر بہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہراٹھائے اُسے پاسکتے ہیں۔ لوگ کہیں  
 گے نہ۔ فرمائیں گے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں  
 لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لیے پھر  
 جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد

اور ان کی اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں کھلے ہیں اور ہمیں اگلے سب اُمتوں سے پیچھے  
آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب امتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لیے  
راستہ دیں گی۔

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل  
انبیاء کا التجارے شفاعت شفاعت ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے راوی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فیاتون محمد اذ یقولون یا محمد انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء  
اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور  
آکر عرض کریں گے حضور اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔  
حضرت آدم اور اذان اول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نزل آدم بالہند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر  
اشهد ان لا اله الا اللہ اشهد ان لا اله الا اللہ اشهد ان محمد رسول  
اللہ اشهد ان محمد رسول اللہ قال آدم من محمد قال اخر ولدك من  
الانبياء۔

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے بند ہیں اترے تو گھبرائے جبریل امین  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتر کر اذان دی جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
پوچھا محمد کون ہیں کہا آپ کی اولاد میں سب سے پیچھے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابولعیم دلالی میں یونس بن عیسیٰ بن حبیب سے مرسل اور راوی  
اشراح حد و ابن عساکر بطریق یونس هذا عن ابی ادریس الخولانی

عبدالرحمن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً راوی و هذا لفظ المرسل  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا

شکم مبارک پیر کر دل مقدس نکالا اور اُسے دھو کر کچھ اُس پر چھڑک دیا پھر کہا انت محمد  
رسول الله المتقی الحاشر الحدیث هذا مختصر۔

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر  
دینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا  
شکم چاک کیا پھر کہا قلب و کیم فیہ اذنان سمیعتان و عینان بصیوتان محمد رسول اللہ  
المتقی الحاشر الحدیث۔ مضبوط و محکم دل ہے اس میں دوکان ہیں شنوا اور دو  
آنکھیں ہیں بینا محمد اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے خاتم اور خلایق کو حشر دینے والے صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق  
بشارت میلاد الرسول مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی

انہوں نے فرمایا میرے باپ اعلم علمائے توراہ تھے اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلاۃ  
والسلام پر اتارا اس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ  
چھپاتے جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا اے میرے بیٹے تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم  
سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس  
کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے اُن دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید  
کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہوا تو اس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس  
میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا نہ انہیں دیکھنا  
جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اُس کا پیرو ہو جائیگا  
یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا  
شوق ہر چیز سے تھا میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن میں لکھا ہے:  
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لانی بعدہ مولدہ بکۃ وہ ہاجرہ بطیبۃ  
الحدیث۔“



محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کی پیدائش  
تھی میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بہیقی و طبرانی و ابویعیم اور خرائطی کتاب الہوائف  
راہب کا استفسار میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی میں نے محمد بن عدی

بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام  
محمد کیونکر رکھا۔ کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ بنی تمیم سے  
ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن وارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ  
بن مالک جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پڑے تھے۔ ایک  
راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو ہم نے کہا اولاد مضر سے کچھ لوگ  
ہیں کہا:

اما انہ سوف یبعث منکم و شیکانہ فی فاسر عوا الیہ وخذوا بحظکم

منہ ترشدوا فانہ خاتم النبیین۔

سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی  
طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں کچھلا نبی ہے  
ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو  
واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا انتھ و اللہ اعلم حیث  
یجعل رسالتہ۔

زید بن عمرو بن نضیل کہ احد العشرة المبشرة

قبل از ولادت شہادت ایمان سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں

رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنہم موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمتاب  
اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الہی و رسالت حضرت ختمی پنا ہی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے ابن سعد و ابویعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں زید کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملائکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے

انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی، اُس پر  
 آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے اے عامر میں  
 اپنی قوم کا مخالفت اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ  
 والتسلیم پوجتے تھے۔ میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمعیل اور اولاد عبدالمطلب سے  
 ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے۔ میرے خیال میں ہیں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی  
 ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ  
 انہیں پاؤ تو میرا سلام انہیں پہنچانا اے عامر میں تم سے ان کی نعت و صفت بیان کیے  
 دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل ان کی آنکھوں  
 میں ہمیشہ سُرخ ڈورے رہیں گے ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے ان کا نام احمد  
 اور یہ شہر ان کا مولد ہے یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی۔ ان کی قوم انہیں گئے میں نہ رہنے  
 دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا۔ وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے وہاں سے ان کا  
 دین ظاہر و غالب ہوگا۔ دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آ کر ان کی اطاعت سے محروم  
 نہ رہنا۔

فانی بلغت البلاد كلها لطلب دين ابراهيم وكل من اسأل من اليهود  
 والنصارى والمجوس يقول هذا الدين وساءك وينعتونه مثل ما نعته  
 لك ويقولون لم يبق بنى غيره۔

کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود و نصاریٰ مجوس جس سے  
 پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت  
 بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔ عامر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتنا کی نبوت ظاہر  
 ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں حضور نے ان کے حق  
 میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رايتہ فی الجنة یسحب ذیلہ میں نے  
 اُسے جنت میں وامن کشاں دیکھا۔

انکار ختم نبوت کے وجود اور جہاں اللہ اس زمانے کے ہیٰ و نصاریٰ و مجوس تو بالاتفاق حضور

بد لگام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر ہے یہ کہ اس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و حسد تھا نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا سخن مطرود بنانا مراد و مقصد نہ اپنے کسی گے کی بات رکھنی نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ دادا کی نبوت گڑھنی وہ کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء و اخبار اجبار و رہبان و علماء سے پہنچا تھا صاف کتے تھے۔ بعد ظہور اسلام ان ملائمہ کے دل میں حسد و عناد کا پھوڑا پھوٹا اور ان مدعیان اسلام پر یہ قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث معاذ اللہ آیہ کریمہ و خاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم و ابینا گڑھ کرنے دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں تو گرو جی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی ہونہا رسپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی کسی قاسم کفر و ضلالت قسیم و مباین حق و ہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان نئے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا سات خاتم النبیین کا فتویٰ لکھ گیا۔ اب یہ اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختم نبوت کے معنی متواتر کو مہمل نہ کہیں تو اکلوتے بھیا کی حمایت ہی کیا ہوئی۔ اختر اعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہوئی کسی مردک کو یہ دھن سمائی کہ سید بنے تو کیا بنے کوئی گنے تو نبی کا نواسا ہی گنے پاٹھے کا رشتہ کوئی بات نہیں۔ پیر جی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعہم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

امام واقدی و ابولعیم حضرت مغیرہ  
بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

موقوف شاہ مصر کی تصدیق و ولادت

حدیث طویل ملاقات موقوف شاہ مصر میں راوی جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ذلیل و خاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ

علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف  
 بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی  
 پادری قبطی خواہ رومی نچھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب  
 میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا:  
 هل بقى احمد من الانبياء آيا پیغمبروں میں سے کوئی رہا وہ بولا نعم و هو اخر  
 الانبياء ليس بينه وبين عيسى نبى قد امر عيسى بالتباعد و هو النبى  
 الامى العربى اسمه احمد ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے  
 اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پروردی کا حکم ہوا ہے  
 وہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اس نے حلیہ  
 شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے مغیرہ نے فرمایا اور بیان کر اس نے اور بتائے از انجلہ کہا  
 یخص بما لم یخص به الانبياء قبله كان النسبى یبعث الی قومہ و  
 یبعث الی الناس كافة انھیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم  
 کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب  
 باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

ابولعیم حضرت حسان بن ثابت

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی میں سات برس کا تھا ایک دن پھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی  
 آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ  
 میں آگ کا شعلہ لیے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

هذا کوب احمد قد طلع هذا کوب لا یطلع الا بالنبوۃ ولم

یتقی من الانبياء الا احمد۔

یہ احمد کے تارے نے طلوع کیا یہ تارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے

اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہودی علماء کے ہاں ذکرِ ولادت امامِ واقدی و ابو نعیم حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا

و یہود فیتناکانوا یدکرون نبیا یبعث بسمکة اسمہ احمد و لم یبق من الانبیاء غیرہ ہو فی کتبنا الحدیث۔

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکتے میں مبعوث ہونگے اُن کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

اجبار کی زبان پر نعتِ نبی ابو نعیم سعد بن ثابت سے راوی قال

کان اجبار یہود بنی قریظہ والنضیر یدکرون صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما طلعم الکوکبا لاجمر اخبروا انه نبی و انه لا نبی بعدہ اسمہ احمد و مهاجرہ الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ و نزلہا انکروا و حسدوا و بغوا۔

یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے۔ اُن کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت منکر ہو گئے فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔

اہلِ یثرب کو بشارتِ میلادِ النبی زیاد بن لبید سے راوی میں

مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

یا اہل یثرب قد ذهب واللہ نبوة بنی اسرائیل هذا نجم

قد طلع ببولد احمد وهو نبی اخر الانبیاء و مهاجرة الی یثرب۔

اے اہل مدینہ خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی ولادت احمد کا تارا چمکا وہ سب سے پچھلے نبی ہیں مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یوشع کی زبان پر نعت رسول  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے راوی ہیں نے مالک بن سنان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا یوشع یہودی بولا  
اب وقت آگیا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم سے  
تشریف لائیں گے ان کا حلیہ و وصف یہ ہوگا میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا  
وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا ان میں سے زبیر بن باطان نے کہا:

قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا الخروج نبی و ظهورہ و

لم اجد الا احمد و هذه مهاجرة۔

بیشک سُرُخ ستارہ طلوع ہو کر آیاتہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت و ظہور پر چمکتا ہے اور  
اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم۔

تذکرہ - ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے راوی مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انہوں نے  
کہا ہمیں نہیں معلوم کہا احفظوا ما اقول لکم ولد هذه اللیلة نبی هذه الامة الاخیرة  
بین کتفیه علامۃ الحدیث۔

جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا  
اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

58535

## ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم فضل الصلاة والثناء

وفیہا انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجلہ ائمہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و امام مالک و امام احمد و  
اسماء النبی ابو داؤد و طرابلسی و ابن سعد طبرانی و حاکم و بیہقی و ابولعیم و خبیریم

حضرت جبریل بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:  
ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر  
الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی۔

بیشک میرے متعدد نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں کہ  
اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہو گا میں  
عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے اخیرہ الا الطبرانی  
کی روایت ہیں و الخاتم زاید ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انا محمد و احمد امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ  
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد و احمد و المقفی و العاشر و نبی التوبۃ و نبی الرحمة

میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلایق کو حشر دینے والا اور

رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التوبۃ عجیب جامع و کثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کی تیرہ توجہیں فقیر غفرلہ

المولیٰ القدر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی و شرح الشفا للقاری و الخفاجی و مرصاة و

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ و تیسیر و سراج المنیر و حنفی شرح جامع صغیر و جمع الوسائل شرح

شمال و مطالع المسرات و مواہب و شرح زرقانی و مجمع البحار سے التقاط کیں اور چار توفیق

اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں بعضہا طبع متن بعض واصلے۔

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ  
 خصائص مصطفیٰ و رجوع الی اللہ کی دو لہجوں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں

اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء  
 والشیخ المحقق نے اشعة اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواہب اللذیہ شرح الاسماء  
 العلییة وقبلہ شمارہما الزرقانی عند سر و ما۔

۲۔ ان کی برکت سے خلعت کو توبہ نصیب ہوئی الشیخ فی اللغات والاشعة۔  
 اقولے و لیس بالاول فان الہدایة دعوتہ و ارادۃ وبالبرکۃ توفیق  
 الوصول۔

۳۔ ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ  
 ہوئی الشیخ فی اللغات و اشار الیہ فی الاشعة حیث قال بعد ذکر  
 الاولین "ایں صفت و در جمیع انبیاء مشترک است و در ذات شریف آن حضرت  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر است۔ صحیح حدیثوں سے ثابت  
 کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک  
 امت جداگانہ بلکہ مجموعہ جمیع امم سے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی  
 جن میں بجز اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس ہیں باقی سب امتیں۔ والحمد  
 للرب العلمین۔

۴۔ وہ توبہ کا حکم لے کر آئے الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والفتاری  
 فی جمیع الوسائل والزرقانی فی شرح المواہب۔

۵۔ اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے شرح المواہب و  
 المناوی فی التیسیر۔

۶۔ اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لیے توبہ لا تا وہ تمام جہان  
 سے توبہ لینے آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۷۔ بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سب ان کے نائب ہیں



تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی  
یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفاسی فی مطالع المسرات فجزاء اللہ معانی المہرات  
وعوالی المسرات۔

۸۔ توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں ای علی وزان قوله تعالیٰ واسئل القریة یعنی  
تو اپن کے نبی مطالع المسرات مع زیادة منی اقول اب اوفق یہ ہے کہ  
توبہ سے مراد ایمان لیں حکما سو غدا المناوی ثم العزیزی فی شروح الجامع  
الصغیر۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

۹۔ ان کی امت تو امین ہیں وصف توبہ ہیں سب امتوں سے ممتاز ہیں قدر ان  
ان کی صفت میں النائبون فرماتے ہیں جمع الوسائل جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں  
یہ امت کا فضل ہے اور امت کا بر فضل اس کے نبی کی طرف راجع مطالع  
اقول وبہ فارق ما قبلہ فلیس فیہ حذف ولا تجوز۔

۱۰۔ ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی حفنی علی الجامع الصغیر  
کہ ان کی توبہ میں مجرور نہ امت و ترک فی الحال و عدم امتناع پر کنایت کی گئی نبی  
الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بوجھ انار لیے اگلی امتوں کے سخت و  
شدید باران پر نہ آنے ویئے اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی باقی  
تھی گو سالہ پستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما  
نطق بہ القرآن العزیز جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے ہیں اس وقت توبہ  
قبول ہوئی شرح الشفا للفقاری والمرقاۃ و نسیم الریاض والفاسی و مجمع

لہ اقتصر الحنفی فی تقریر ہذا الوجه علی ذکر الا ستغفار فقط فقال لانه قبل  
من امتہ التوبۃ بمجرد الا ستغفار زاد میبرک بخلاف الامم السابقہ و  
استدل بقولہ تعالیٰ فاستغفروا اللہ و استغفرلہم الرسول الاید و فتد  
بانی گل سنو پر

البحار برمز (ن) للامام النووي والذي سر أيتده في منهاجه ما قدمت  
فحسب -

۱- وہ خود کثیر التوبہ ہیں صحیح بخاری میں ہے ہیں روز اللہ سبجز سے سو بار استغفار  
کرتا ہوں شرح الشفا والمرقاۃ واللمعات والمجمع برمز (ط)  
للطیبیہ والذرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الا برار سیات  
المقربین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و  
مشاہدہ ہیں ہیں ولاخرۃ خیرک من الاولیٰ ۵ جب ایک مقام اجل و اعلیٰ  
پر ترقی فرمائے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر

رہقیہ حاشیہ ص ۲۳) اقروہ العلامة القاری فی المرقاۃ و فی شرح الشفا و شدد  
النکیر علیہ فی جمع الوسائل شرح الشائل فقال هذا قول لم یقل به احد  
من العلماء فهو خلاف الامۃ قال و اركان التوبۃ علی ما قالہ العلماء ثلثۃ  
الندم والقلع والغرم علی ان لا یعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرطاً  
للتوبۃ الخ اقول رحمہ اللہ مولانا القاری این فی کلام الحنفی و میرک ان التوبۃ  
لا تقبل الا بالاستغفار فضلاً عن اشتراط الاستغفار باللسان انما ذکر ان مجرد  
الاستغفار کاف فی توبۃ هذه الامۃ من دون الزام امور آخر شافۃ  
حدا کقتل الا نفس وغیره مما الزمت به الامم السابقۃ فلا تشتم منه رائحة  
اشتراط الاستغفار بالمطلق التوبۃ وان امعنت النظر لم تجد فیہ خلا فالجید  
الارکان ایضاً فان الاستغفار الصادق لا ینشؤ الا عن ندم صحیح والندم  
الصحیح یلزمہ الاقلاع وغرم التزک و لذا صم عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
قوله الندم توبۃ علا ان المقصود الحصر بالنسبۃ الی ما کان علی الامم  
السابقۃ من الامر ثم هذا کله لا مساع له فی تقریر الوجه بما قررنا کما تری  
فاعرف ۱۲ منہ

اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لانے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ

توبہ بے تقصیر میں ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مطالع مع بعض زیادات منی۔

۱۲۔ باب توبہ : انہیں کے امت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہو گا شرح  
الشفاء للقاری اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پتہ تائب نہ ہوتا امکان  
رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور  
ختم ملت پر توبہ مفقود و توجوان کے دست آفس پر توبہ لائے اس کے لیے  
کہیں توبہ نہیں افادۃ الفاسی و بہ استنقام کونہ من وجوہ التسمیٰ بہذا  
الاسم العلی السمی۔

۱۳۔ فاتح باب توبہ : وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی  
وسیلہ توبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالع۔

۱۴۔ کعب کا خون : وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازہ کرم توبہ و معذرت  
کرنے والوں کے لیے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
کعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اُن کے زمانہ نصرا نیت میں مباح فرما  
دیا ہے۔ اُن کے بھائی بکیر بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا طرابلس  
فانہ لا یرد من جاء تائباً ان کے حضور اڑ کر آؤ جو ان کے سامنے توبہ کرنا  
حاضر ہو یہ اُسے کبھی رو نہیں فرماتے مطالع المسرات اسی بنا پر کعب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں  
عرض رسا ہیں

انبئت ان رسول الله اوعذني

والعفو عند رسول الله مامول

اني اتيت رسول الله معتذرا

والعذر عند رسول الله مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے نزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراة مقدس میں ہے لا یجزیٰ بالسیئة السیئة و لکن یعفو و یغفر احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو و المدارمی و ابنا سعد و عسا کر عن ابن عباس و الاخیر عن عبد اللہ بن سلام و ابن ابی حاتم عن وہب بن منبہ و ابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں عفو غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۔ نبی توبہ؛ اقول وہ نبی توبہ ہیں۔ بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں اللہ توبہ جگہ سنتا ہے۔ اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالیٰ و لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ و استغفرلہم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیماً اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضور مزار پر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرمایا ہیں مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں سواح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اہل الاسلام۔

ف۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرمایا ہیں۔

۱۶۔ اقول وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے توبہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام و ائمہ عظام و علمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر صغیر یا کبیر جسمانی یا روحانی دینی یا دنیوی ظاہری یا باطنی روز اول سے اب تک اب سے قیامت تک قیامت سے آخرت آخرت سے اب تک مومن یا کافر مطیع یا فاجر ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کھلی انہیں کے صباٹے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سر الوجود و اصل الوجود و خلیفۃ اللہ الاعظم و ولی نعمت عالم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا ابوالقاسم اللہ یعطی و انا اقسام میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں رواہ الحاکم فی المستدرک و صححہ و اقرہ الناقدون ان کارب اللہ عزوجل فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمة للعلیین ۵ ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے فقیر غنم اللہ تعالیٰ نے اسے اس جہاں فرما دیا ایمان افروز و دشمن گزار و شیطان سوز بخت کی تفصیل چیل اور اس پر نصوص قابرہ کثیرہ وافر کی تخریر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری میں ذکر کی والحمد للہ رب العلمین۔

۱۷۔ اقول وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ماذا اذنت یا رسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے

ف۔ ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ معجم کبیر میں حضرت توبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ابو بکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر رزتے کانپتے حضور سے عرض کی تینا الی اللہ والی رسولہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل و نفیس اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلیٰ لنا عن المصطفیٰ بدافع السبلا میں ذکر کیں۔ اقول توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا جس کی معصیت کی ہے۔ اس سے عدا طاعت کی تجدید کر کے اُسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے قال اللہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ و یلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول و هو معذ قولنا من عصی اللہ فقد عصی الرسول اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو قال اللہ تعالیٰ و اللہ و رسولہ احق ان یرضوه ان کانوا مومنین ۵ سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں نسأل اللہ الایمان والامن والامان و رضاه و رضی رسولہ الکریم علیہ و علیٰ الہ الصلاۃ و التسلیم یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آگئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو صر  
ہر گلے رازنگ بوئے دیگر ست  
مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توجہیں اخیر بچد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں وباللہ  
التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی  
امام احمد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ اور امام  
بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت

حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمة

و نبی التوبة و انا المقفی و انا الحاشرو نبی للملاحم میں محمد ہیں احمد ہوں  
میں رحمت کا نبی ہوں میں توبہ کا نبی ہوں میں سب میں آخر نبی ہوں میں حشر دینے والا ہوں  
میں جہادوں کا نبی ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن  
مالک لوئے حمد عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا احمد و انا محمد و انا الحاشر الذی احشر  
الناس علی قدمی و انا ما حی الذی یحوی اللہ بی الکفر فاذا کان لیوم  
القیمة کان لواء الحمد معی و کنت امام المرسلین و صاحب شفاعتہم  
میں محمد ہوں میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا میں ما حی  
ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے قیامت کے دن لواء الحمد  
میرے ہاتھ میں ہوگا میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اسمائے طیبہ خاتم و عاقب و مقفی تو معنی ختم نبوت میں نس صریح ہیں۔ علماء  
فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:  
قال العلماء معناهما (ای معنی روایتی قدمی بالتثنیة و الافراد) یحشرون  
علی اثری و زمان نبوتی و رسالتی و لیس بعدی نبی تیسرے ہیں ہے ای علی اثر  
نوبتی ای نہ منہا ای لیس بعدہ نبی جمع المسائل میں ہے قال الجزری ای  
یحشر الناس علی اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی۔

وسم اسمائے مبارکہ ابن مردویہ تفسیر اور ابو نعیم و لائل میں اور ابن  
عدی و ابن عساکر و دیلمی حضرت ابو الطفیل

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی عشرة  
اسماء عند ربی انا محمد و احمد و الفاتح و الخاتم و ابو القاسم و الحاشر  
و العاقب و الساجی و لیس و ظلہ میرے رب کے یہاں میرے و س نام ہیں:  
محمد و احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابو القاسم و حاشر و آخر الانبیاء

وما حی کفر ویس وطمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان لی عند رجب  
عشرۃ اسماء میرے رب کے پاس میرے لیے ولس نام ہیں ازا جملہ محمد و احمد  
وما حی و حاشرو عاقب یعنی ختم الانبیاء و رسول الرحمة و رسول التوبہ و رسول الملاحم  
ذکر کر کے فرمایا:

وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ و انا قتم میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے  
بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تنبیہ: یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی و ام المؤمنین صدیقہ و اسامہ بن زید و  
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی کما فی مطالع المسرات  
فان کان فی کلہا عاقب او مقف و نحوہا کانت خمستہ احادیث۔

الحاشر و العاقب حاکم مستدرک میں با فادہ تصحیح حضرت عوف  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید

المسلبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۃ یہود میں تشریف لے گئے ہیں ہر کاب اقدس تھا  
فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گو اہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ  
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عز و جل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی  
جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ دباؤا بغضب من  
اللہ فباؤا بغضب علی غضب۔ اٹھالے گا یہود سن کہ چپ رہے کسی نے جواب  
نہ دیا حضور نے فرمایا ابیتم فواللہ لانا الحاشر و انا العاقب و انا النسبی  
المصطفیٰ امنتم او کذبتم تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور  
میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

ابن سعد مجاہد مکی سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
رسول جہاد علیہ وسلم فرماتے ہیں انا محمد و احمد انا رسول  
الرحمة انا رسول الملحمة انا المقفی و الحاشر میں محمد و احمد ہوں، میں



رسول رحمت ہوں میں رسول جہاد ہوں میں خاتم الانبیاء ہوں میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## نوع آخر هو الاول والاخر والظاهر والباطن

سہ وہی ہیں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر  
انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں  
صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الآخرون السابقون يوم القيمة ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور  
قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم و ابن ماجہ ابو ہریرہ و خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الآخرون من اهل الدنيا والاؤلون يوم القيمة المقضى لهم  
قبل الخلائق ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں۔ تمام  
جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔

دارمی ابن کثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ ادرك بي الاجل المرجو اختارني اختيارا فنحن الآخرون و  
نحن السابقون يوم القيمة - بیشک اللہ نے مجھے مدتِ اخیر و زمانہ انتظار پر پہنچایا  
اور مجھے چُن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:  
ان اللہ ادرك بي الاجل المرجوم واختصر لي اختصارا مجھے اللہ و جل نے

محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لیے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت  
اسحق بن راہویہ مسند اور ابو بکر  
بن ابی شیبہ اسناد بخاری و

مسلم مصنف ہیں کچھول سے راوی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے لینے تشریف لے گئے اور فرمایا:

لا والذی اصطفیٰ محمد اعلیٰ البشر لا افارقک قسم اس کی جس نے  
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا یہودی  
بولاد اللہ خدا نے انھیں تمام بشر سے افضل نہ کیا امیر المومنین نے اسے تپانچہ مارا۔ وہ  
بارگاہ رسالت میں ناشتی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمر تم اس تپانچہ  
کے بدلے اسے راضی کر دو (یعنی ذمی ہے) اور وہاں اے یہودی آدم صغی اللہ ابراہیم  
خلیل اللہ نوح نبی اللہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ  
کا پیارا ہوں۔ ہاں اے یہودی اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے  
اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت  
کو مومنین لقب دیا۔ ہاں اے یہودی تم زمانے میں پہلے ہو و نحن الاخرون السابقون  
یوم القیامۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں ہاں ہاں جنت  
حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب  
تک میری امت نہ داخل ہو صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰک وسلم۔

بیہقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسل راوی

دریائے رحمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انسا

بعثت فاتحاً و خاتماً میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولنا اور نبوت و رسالت  
ختم کرتا ہوا۔

ابن ابی حاتم و لغوی و لعلی تفاسیر اور ابو اسحق جوزجانی  
آخرین بعثت تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادہ عن الحسن

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیہ کریمہ واذ اخذنا من النبیین میثاقہم و منک و من نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم کی تفسیر میں فرمایا کنت اول النبیین فی الخلق و اخرہم فی البعث میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا قتادہ نے کہا فبداء بہ قبلہم اسی لیے رب العزت تبارک و تعالیٰ نے آیہ کریمہ میں انبیاء سے سابقین سے پہلے حضور پر نور کا نام پاک بیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تذہیب؛ ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکہ ہوا فرمایا ان اللہ تعالیٰ لما اخذ من بنی آدم من ظہورہم ذریاتہم و اشہدہم علی انفسہم الست بربکم کان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول من قال بلی و لذک صار يتقدم الانبیاء و هو اخر من بعث جب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پیشیوں سے ان کی اولادیں روز میثاق نکالیں اور انہیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلمہ بلی عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں۔ اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شفا شریف امام فاضل عیاض و اجیاء العلوم امام  
حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اتقباس  
الانوار علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی رشتا علی و

حضرت فاروق کا طریق  
نداء و خطاب بعد از وصال  
 شرح البردہ ابو الباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہ کتب معتمدین میں ہے  
 امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد وفات حضور سید الکائنات مدینہ افضل الصلوٰت والتجیات جو فضائل مالیہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو نداء و خطاب کرنے

عرض کیے ہیں انھیں میں گزارش کرتے ہیں بابی انت و اھی یا رسول اللہ لقد بلغ  
 من فضیلتک عند اللہ ان بعثک اخر الانبیاء و ذکرک فی اولہم فقال و اذ  
 اخذنا من النبیین میثاقہم و منک و من نوح الایم یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور  
 پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عز و جل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے  
 بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا  
 عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں  
 علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر  
 بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا  
 باطن میں نے فرمایا اے جبریل یہ صفات تو اللہ عز و جل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے  
 مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں جبریل نے عرض کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے  
 فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے  
 نام و وصف مشتق فرمائے و سماک بالاول لانتک اول الانبیاء خلقا و سماک بالآخر  
 لانتک اخر الانبیاء فی العصر و خاتم الانبیاء الی اخر الامم حضور کا اول نام  
 رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں  
 سے زمانے میں موخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے  
 نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے  
 حضور پر ہزار سال درود بھیجا اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث  
 کیا تو منجبر می دینا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور حکمگاتا سورج ۔  
 حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت  
 و فضیلت کو تمام اہل سموات و ارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور

درود نہ بھیجی ہو اللہ حضور پر درود بھیجے فربك محمود وانت محمّد وربك الاوّل والاخر  
والظاہر والباطن وانت الاول والاخر والظاہر والباطن پس حضور کا رب محمود ہے  
اور حضور محمد حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و  
باطن ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذي فضلني على جميع النبيين حتى في اسمي وصفتي سب  
عربياں اللہ عز وجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و  
صفت میں ذکرہ الفاری فی شرح الشفاء فقال قد روى التلمساني عن ابن عباس الخ  
اقول ظاهره انه اخرجہ بسندہ فان الاستاد ماخوذ فی مفهوم الروایة كما قاله  
الزرقانی فی شرح المواهب و لعل الظاهر ان فيه تجريد او المراد اورد و ذکر اللہ  
تعالیٰ اعلم۔

## نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: فضلت علی الانبیاء  
بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي  
الارض مسجدا و طهورا و امرسلت الي الخلق كافة و ختم بي النبيون میں تمام  
انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا  
رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لیے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لیے  
زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسومی اللہ کا رسول  
ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کیے گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور  
خاتم النبیین بیہقی سنن میں اور ابولعیم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا شافع و

و مشفع ولا فخر -

میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم -

احمد و حاکم و بیہقی و ابن جہان و عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں؛

انی مکتوب عند اللہ فی ام الكتاب لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے سے

آدم سرورن باب و گل داشت  
کو حکم بملک جان و دل داشت

مواہب لدنیہ و مطالع المسرات  
لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت  
میں ہے خروج مسلم فی صحیحہ

من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
انہ قال ان اللہ عز وجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموات و  
الارض بخمسين الف سنة فكان عرشه علی الماء و من جمله ما کتب  
فی الذکوہ هو ام الكتاب ان محمد اخاتم النبیین -

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عز وجل نے زمین و آسمان کی آفرینش  
سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر رکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے  
لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم قال بعد  
هذا فی المواہب و عن العرباض بن ساریہ ف ذکر الحدیث المذكور  
انقا و قال بعدہ فی المطالع و غیر ذلک من الاحادیث اھ و قال الترمذانی

بعد قوله ان محمد انا خاتم النبیین فان قبل الحديث يفيد سبق العرش على  
التقدير وعلى كتابة محمد خاتم النبیین الخ فافاد واجمعا انه تمامه  
حديث واحد مخرج هكذا في صحيح مسلم والعبد لضعيف راجع الصحيح  
من كتاب القدر قلم يجد فيه الا الى قوله وكان عرشه على السماء و بهذا  
القدر عزاه له في المشكوة والجامع الصغير والكبير وغيرها فالله اعلم -

عمارت نبوت کی آخری اینٹ  
احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت  
جابر بن عبد اللہ اور احمد و

شیخین حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابو سعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت  
ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متعارفہ راوی حضور خاتم  
المرسلیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک متہ موضع لبنۃ  
فطاف بہ النظارت تعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنة فکنت  
انا سدوت موضع اللبنة حم بنی النبیان و خم بنی الرسل و فی لفظ للشیخین قانا اللبنة  
وانا خاتم النبیین -

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا  
اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور  
اُس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نکلا ہوں میں کھٹکتی ہے، میں  
نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی مجھ سے رسولوں کی انتہا  
ہوئی میں عمارت نبوت کی وہ پھلی اینٹ ہوں میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم -

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نو اور الاصول میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:  
اول الرسل ادم و اخرهم محمد سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلاۃ

والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم  
سوسمار کی گواہی کتاب المعجزات اور بہیقی و البوعینم کتابیں دلائل النبوة

اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیشین قبیلہ بنی سلیم  
کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا  
اور بولا قسم ہے لات و عزریٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان  
نہ لائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان  
عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا لبیک و سعیدک یا زین من  
وانی یوم القیحة میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی  
زینت حضور نے فرمایا: من تعبدتیرا معبود کون ہے؟ عرض کی الذی فی السماء  
عرشہ و فی الارض سلطانہ و فی البحر سبیلہ و فی الجنة رحمتہ و  
فی النار عذابہ وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں  
اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا فمن انا بھلا میں کون ہوں عرض کی  
انت رسول رب العلمین و خاتم النبیین قد افلح من صدقك و قد  
خاب من کذبك حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے  
حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے خدا کی قسم میں جس وقت  
حاضر ہوا حضور سے زیادہ اُس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور  
اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشہد ان لا اله الا الله و انک رسول الله  
یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔

یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ علی و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے بھی آئی کما فی الجامع الکبیر و



الخصائص الكبرى ولم اقف على القاطم فان اشتملت جميعا على لفظ خاتم النبیین كانت اربعة احاديث -

**تذریل:** ترمذی حدیث طویل علیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا: بین کتفیه خاتم النبوة و هو خاتم النبیین حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

**تذریل:** طبرانی معجم اور ابولعیم عمالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں اجعل شرائف صلاتک و نواہی برکاتک و سائر افضت تحنک علی محمد عبدک و رسولک الخاتم لما سبق و الفاتح لما اغلق الہی اپنی بزرگ درویدیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
نوح اخیر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم فرماتے ہیں: کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك بنی خلفہ نبی و لا نبی بعدی انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے ہیں جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم و اقترہ الناقدون حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم فرماتے ہیں: کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك بنی خلفہ نبی و لا نبی بعدی انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے ہیں جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ن نوح چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

وسلم فرماتے ہیں: ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی  
بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا  
الصالحة نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی  
الا المبشرات الریاءیراها الرجل او تری لدہ۔ نبوت آگئی اب میرے بعد نبوت  
نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔  
احمد و ابنانے ماجہ و خزیمہ و جہان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذهبت النبوة و بقیت  
المبشرات نبوت ہوگئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں  
جس میں وصال اقدس واقع ہوا پر وہ اٹھایا سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

یا ایہا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة  
یراها المسلم او تری لدہ اے لوگو نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب  
کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

احمد و ترمذی و حاکم تصحیح و رویانی و  
طبرانی و ابویعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر  
اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا  
تو حضرت عمر ہوتے

رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عاصم بن مالک و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لو کان بعدی نبی لکان عمرو بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**تذیلی:** صحیح بخاری شریف میں اسمعیل بن ابی خالد سے ہے قلت لعبد اللہ بن ابی

ادنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما امرأیت ابراہیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیرا ولو قضی ان یكون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عاصم ابنتہ

ابراہیم۔ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقتدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ امام احمد کی روایت انھیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفی کو فرماتے سنا لو کان بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی مامات ابنتہ ابراہیم اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے ابراہیم انتقال نہ فرماتے۔

**تذیلی:** امام ابو عمر ابن عبدالبر بطریق اسمعیل بن عبدالرحمن سدھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا:

کان ابراہیم قد ملاء المهد و لو عاش لکان نبیا لکن لہ یکن لیبقی فان نبیکم اخوالا نبیاء حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

**فائدہ:** اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے ماوردی حضرت انس اور

ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لو عاش ابراہیم لکان

ف حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا و البحت علیہ

صدیقاً نبیا اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق و پیغمبر ہوتا و بہا انجلی ما اشتبه علی الامام  
 النووی مع جلالتہ شانہ و سعة عرفانہ اما ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر  
 لا ادري ما هذا فقد كان ابن نوح غير نبی و لو لم يلد النبي الانبياء كان  
 كل احد نبيا لانهم ولد نوح قال الله تعالى وجعلنا ذريته هم الباقين ۵ فاجابوا  
 عنه بان الشرطية لا يلزمها الوقوع اقول نعم لكنها لا شك تفيد الملازمة فان  
 كانت مبينة على ان ابن بنى لا يكون الا نبيا لزم ما لزم ابو عمرو ولا مغزى في الحق  
 في الجواب ما اقول من عدم صحة قياس الانبياء السابقين و بينهم  
 على نبينا سيد المرسلين و بنيه صلى الله تعالى عليه و عليهم و سلم فلو استحق  
 ابنه بعدة النسبة لا يلزم منه استحقاق ابناء الانبياء جميعا هكذا رأيتني  
 كتبت على هامش نسختي التيسير ثم رايت العلامة القاري ذكر مثله  
 في الموضوعات الكبير فله الحمد وقد اخرج الديلمي عن انس بن مالك رضي  
 الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم نحن اهل بيت لا  
 يقاس بنا احد على اني اقول لا نسلم ان الحديث يحكم بالنسبة بل انساب  
 عما تكامل في جوهر ابراهيم من خصائل الانبياء و خلال المرسلين بحيث  
 لو لم يتسد باب النبوة لنا لها فضلا من الله تعالى لا امسحقا قامنه فان النبوة  
 لا يستحقها احد من قبل ذات لكن الله تعالى يصطفي من عباده من تم و كمل  
 صورة و معنى و نسبا و حسبا و بلغ الغاية القصوى من كل خير الله اعلم  
 حيث يجعل رسالته فاذا الحديث على وزان ما مر لو كان بعدى نبى لكان  
 عمرو الله تعالى اعلم -

**نوع آخر بعد طلوع آفتاب عالمات خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ**  
 علیہ و علی آلہ الکرام جو کسی کے لیے ادعاے نبوت کرے و جال کذاب مستحق لعنت و عذاب ہے۔  
 امام بخاری حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ  
 حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و هذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی و لفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک اوما کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام احمد و طبرانی و ضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کذاب اور دجال سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة وافی خاتم النبیین لا نبی بعدی میری امت دعوت میں دکہ مومن و کافر سب کو شامل ہے) تیس کذاب و دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے  
مسلک راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جھوٹے مدعیان نبوت

فرماتے ہیں: لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی الحدیث قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں۔

تذیبیل ابویعلیٰ مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابون منهم مسیلمة و العنسی و المختار قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار لقفی ہے اخذ ہم اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کتے کی شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اسود مروود خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں

فتاویٰ پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔

نوع - اخو - خاص امیر المومنین مولیٰ علی  
 حضرت علیؑ اور ختم نبوت کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر  
 حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد سند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح ابن ابی شیبہ  
 سنن ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن  
 ابی وقاص اور حاکم بنصحیح اسناد مستدرک اور طبرانی معجم کبیر و وسیط اور ابوبکر عاقول نوادہ  
 ہیں اور ابن مردودہ مطولاً اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد  
 مولیٰ علی اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المومنین مولیٰ  
 علی اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد حضرت امیر معاویہ  
 اور احمد و بزار و ابوجعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری اور ترمذی بافاہ  
 تحسین حضرت جابر بن عبد اللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً اور طبرانی  
 کبیر اور خطیب کتاب المتفق و المتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابولعیم فضائل الصحابہ  
 میں حضرت سعید بن زید اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم و حبیش بن  
 جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین  
 علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ  
 وجہہ الکریم کو دینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے عورتوں اور  
 بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ

نوع ششم - خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوگئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔

لے میلہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا  
 اور فرمایا کرتے قلت خیر الناس و شر الناس میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کر مارا۔

غیر اند لا نبی بعدی یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لیے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے: الاترضی ان تکون بمنزلتہ ہارون من موسیٰ الا انک لست بنبی کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلتہ ہارون کے ہو موسیٰ مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے: قالت هبط جبریل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرنک السلام ویقول لک علی منک بمنزلتہ ہارون من موسیٰ لکن لا نبی بعدک جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لیے ہارون مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ علیک وبارک وسلم۔

مسند امام احمد میں حدیث امیر معویہ رضی اللہ عنہ یوں ہے کسی نے اُن سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا اسأل عنہا علیہا فرہوا علم مولیٰ علی سے پوچھیو وہ اعلم ہیں سائل نے کہا: یا امیر المؤمنین مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا: بتسما قلت لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعزہ بالعلم عزرا و لقد قال له انت منی بمنزلتہ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی و کان عمرا اذا اشکل علیہ شیء اخذ منہ ثونہ سحت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہما الصلوٰۃ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا علی اخصمک بالنبوة ولا نبوة بعدی اے علی  
میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت  
اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عبادت  
ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی  
اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور  
سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز  
میں مشغول ہوئے۔ روئے مبارک کا آپٹل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا برکت یا ابن  
ابی طالب فلا بأس علیک ما سألت اللہ لی شیئاً لا سألتک مثله ولا سألت  
اللہ شیئاً الا اعطانیہ غیر انہ قیل لی انہ لانی بعدک اے ابن ابی طالب  
تم اچھے ہو گئے تم پر کچھ تکلیف نہیں میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لیے مانگا تمہارے  
لیے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے  
یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت  
ایسا تندرست ہو گیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تثبیہ: اقول وباللہ التوفیق یہ حدیث حضرت امیر المومنین کے لیے مرتبہ صدیقیت  
کا حصول بتاتی ہے۔ صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اُس کے اور نبوت کے بیچ  
میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق و خفی کہ نصیب حضرت صدیق اکبر اکرم و اتقی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس و انواع و اصناف فضائل و کمالات و بلندی درجات میں خصائص  
و ملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق و اہل ہیں۔ اگرچہ باہم ان میں تفاوت  
و تفاضل کثیر و وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل و نائب جمیل  
حضور پر نور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب



ربانی سیدنا و مولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کل ولی علی قدم نبی و انا علی قدم جدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و ما رفع المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منه الا ان یكون قدما من اقدام النبوة فانه لا سبیل ان ینالہ غیر نبی ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں رواہ الامام الاحبل ابو الحسن علی السطون فی قدس سرہ فی بہجة الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاهرة سنة ۶۷۱ احادی و سبعین و ستمانہ قال اخبرنا الشیخ القدوة شهاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السهروردی ببغداد سنة ۶۲۳ اربع و عشرين و ستمانہ قال سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول علی الکرسی بمدرسہ فذکرہ۔

بالجملہ مادوں نبوت پر فائز ہونا، تفرود کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ سدا ہیں مشترک اور فی نفسہ مشکک بر غوث و صدیق اُس میں شریک اور ان پر بشارت متول بالتشکیک بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من اتاه ملك الموت و هو یطلب العلم کان بینہ و بین الانبیاء درجۃ واحدة درجۃ النبوة جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اُس میں اور انبیاء مطہم الصلوة والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہو کہ درجۃ نبوت ہے رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کا دحملة القرآن ان یکونوا انبیاء الا انه لا یوحی الیہم۔ قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو اُس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی تفصیل کا وہم نہیں ہو سکتا۔

علماء فرماتے ہیں ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا

مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفا کے امام قاضی عیاض  
ہیں ہے :

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلا نہ الصدیق الاکبر الذی  
سبق الناس کلہم لتصدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یصدر منه غیرہ  
قط وکذا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فانہ یسبى الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس  
بکفر قط ولم یسجد لغير الله مع صغرة وکون ابیہ علی غیر الملة ولذا خص  
بقول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت خاتم الولاہ محمدیہ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم  
بجنانہ و بیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارين بفیضانہ فتوحات مکبہ  
شریفہ میں فرماتے ہیں :

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلک الوطن وحضرة ابوبکر  
لقام فی ذلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانه  
لیس ثم اعلیٰ منه یحجبه عن ذلک فهو صادق ذلک الوقت وحکیمہ و  
ما سواہ تحت حکمہ (ثم قال) وهذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیة  
و نبوة التشريع وفوق الصدیقیة فی المنزلة عند الله والمشار الیه بالسر  
الذی وقرنی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین ان حصل له فی قلبہ ما لیس  
فی شرط الصدیقیة ولا من لوازمها فلیس بین ابی بکر و بین رسول الله  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل لانه صاحب الصدیقیة وصاحب سر۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور

صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کرینگے  
کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انھیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق و

حکیم ہیں اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ مقام قربت فردوں کے لیے ہے، اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیقی میں ممکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقیوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلب میں وہ راز الہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تذیسیل: بعض احادیث علویہ مبطلہ و عورے علویہ۔

مولا علیؑ کی نگاہ میں مقام صدیق اکبرؓ صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحب زاوہ امیر المومنین

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت فقال ما انا الا رجل من المسلمین میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون، فرمایا: پھر عمر پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرمادیں عثمان۔ اس لیے میں نے سبقت کر کے کہا اے باپ میرے پھر آپ فرمایا میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے و رواہ ایضا ابن ابی عاصم و خشیش و ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء۔

طبرانی معجم اوسط میں سلمہ بن زفر سے راوی جب امیر المومنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے امیر المومنین فرماتے:

السباق ینذرون السابق ینذرون والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیہ ابوبکر بڑی سبقت والے کا ذکر کرتے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب

ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابو بکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں ابو القاسم طلحی و ابن ابی عاصم و ابن  
شاہین و الاکامی سب اپنی اپنی  
حضرت علی کی رائے کتاب السنہ میں اور عشاری فضائل

صدیق اور صہبانی کتاب الحج اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی امیر المؤمنین کو خبر  
پہنچی کچھ لوگ انہیں ابو بکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں۔ منبر پر تشریف لے گئے حمد و ثنائے  
الہی کے بعد فرمایا:

ایہا الناس بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت  
فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعہ بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر علیہ حد المفتر  
خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر زاد  
غیر الطلحی ثم احدثنا بعضهم احد اثا یقضى اللہ فیہا ما یشاء۔

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ  
کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا آج کے بعد جسے ایسا کہنا سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر  
مفتری کی حد آئے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر  
ابو بکر ہیں پھر عمر پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا  
حکم فرمائے گا۔

امام ابو عمر ابن عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابو الحسن دارقطنی  
سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین مولا علی فرماتے ہیں: لا اجد احدا فضلنی  
علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری میں جسے پاؤں گا کہ ابو بکر و عمر پر مجھے تفضیل  
دیتا ہے اُسے مفتری کی حد استی کوڑے لگاؤں گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی امیر المؤمنین فرماتے ہیں لا یفضلنی  
احد علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ جلد او جیبعا جو مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہے گا  
اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد و مسدود و مسند اور عدنی ماتین اور ابو عیوب کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن  
اور غنیم بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المنشأ بہ میں راوی  
امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

سبق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و صلى ابو بكر و ثلث عمر ثم  
خطبتنا فتنه و يعفو الله عن يشار و للخطيب وغيره فهو ما شاء الله زاد هو  
فمن فضلني على ابي بكر و عمر فعليه حد المفترى من الجلد و استقاط الشهادة  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابو بكر اور تمیر سے  
عمر ہوئے پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے  
چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بكر و عمر پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے۔ اسی کوڑے  
لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

ابو طالب عثمانی بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی ایک شخص نے امیر المؤمنین  
مرثضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی آپ خیر الناس ہیں فرمایا تو نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ فرمایا ابو بكر کو دیکھا کہا نہ فرمایا عمر کو دیکھا کہا  
نہ فرمایا :

اما انتك لو قلت انتك سأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لقتلتك و لو  
قلت سأيت ابا بكر و عمر لحددتك سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا  
اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابو بكر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے  
افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ  
تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:

لا یفضلنی احد علی ابی بكر و عمر الا وقد انکن حقی و حق اصحاب رسول  
الله صلی الله تعالى عليه وسلم جو مجھے ابو بكر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرت شیخین اولین جنتی ہیں  
ابوطالب عثماری اور اصہبانی کتاب الحجہ میں عبدخیر

سے راوی میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی سے عرض کی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا فرمایا ابو بکر  
و عمر۔ میں نے عرض کی یا امیر المؤمنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے فرمایا:  
ای والذی فلق الحبۃ و برأ النسمۃ انہما لیاکلان من ثمارہا و یرویان من ما سہا  
و یسکنان علی فراشہا و انا موقوف بالحساب ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو پھیر کر پیر  
اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے۔  
اس کے پانی سے سیراب ہوں گے اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں  
کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ  
ابو ذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے راوی میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی  
یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر و عمر و  
اے ابو جحیفہ کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے  
ابو بکر و عمر۔

افضل الناس بعد رسول اللہ  
ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن  
عساکر تاریخ میں عمرو بن حرث سے راوی میں نے  
امیر المؤمنین مولیٰ علی کو منبر پر فرماتے سنا:

افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر و عمر  
و عثمان و فی لفظ ثم عمر ثم عثمان۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد  
سب آدمیوں سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان۔

مولود ازکی فی الاسلام  
ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبح بن بناتہ سے  
راوی قال قلت لعلی یا امیر المؤمنین من خیر  
الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال

عمر قلت ثم من قال عثمان قلت ثم من قال انا۔ سرائیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعینی ہاتین والافعیتا ویاذنی ہاتین والافصننا یقول ما ولد فی الاسلام مولود انزکی ولا اظہر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر۔ میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے فرمایا ابو بکر ہیں نے کہا پھر کون فرمایا عمر کہا پھر کون فرمایا عثمان کہا پھر کون فرمایا میں میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں اور ان کانوں سے فرماتے سنا ورنہ ہرے ہو جائیں حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہو جو ابو بکر پھر عمر سے زیادہ ستھرا زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

ابوطالب عثمانی فضائل الصدیق میں راوی امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

فرماتے ہیں:

وہل انا الاحسنۃ من حنات ابی بکر میں کون ہوں مگر ابو بکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

ختیمہ طرابلسی و ابن عساکر ابو الزناد  
سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات سے راوی ایک شخص نے مولیٰ علی

سے عرض کی یا امیر المؤمنین کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابو بکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام و سوابق پیشتر فرمایا اگر مسلمان کے لیے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا افسوس تجھ پر ابو بکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے۔ افسانے اسلام ہیں مجھ سے پہلے ہجرت میں مجھ سے سابق صحبت نار ہیں انھیں کا حصہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لیے انھیں کو مقدم فرمایا و یحک ان اللہ ذم الناس کلہم و مسجد ابابکر فقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ الایۃ افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابو بکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ نار میں تھے جب اپنے پیار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا تقدم خطیب بغدادی و ابن عساکر اور ویلی مسند القروس اور عشاری  
فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے  
راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت الله ثلثان يقدمك فابي علي الا تفدي يرا بى بكر اے علی میں نے اللہ  
عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابو بکر کو مقدم رکھنا۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں اور  
ابو یعلیٰ دوورقی و حاکم و ابن ابی عامر  
و ابن شاپین امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

دعانی رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا على ان فيك من عيسى  
مثلا بغضته اليهود حتى بهتوا امة و احبته النصارى حتى انزلوه بالمنزلة  
التي ليس بها وقال على الا واني يهك في رحلان محب مطر لي يقرظني بما ليس في و  
مبغض مفتر يجملة شنائى على ان يبهتنى الا واني لست ببنى و لا يوحى الى و لكنى  
اعمل بكتاب الله و سنة بنيه صلى الله تعالى عليه وسلم ما استطعت فما امرتكم  
به بطاعة الله فحق عليكم طاعتى فيما احببتم او كرهتم او به عصية انا و غيرى  
فلا طاعة لاحد فى معصية الله انما الطاعة فى المعروف - مجھے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا اے علی تجھ میں ایک کھاوت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی طرح ہے۔ یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ ان کے  
دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتا مولیٰ علی فرماتے ہیں سن لو میرے معاملے  
میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا دوست  
بنائے گا جو مجھ میں نہیں اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت  
اٹھائے سن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے میں تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی  
کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الہی کا  
حکم دوں تو میری فرماں برداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار اور اگر معصیت کا



حکم دوں میں یا کوئی تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی قال قلت لمحمد بن الحنفیة

**افضل الایمان** هل كان ابو بكر اول القوم اسلا ما قال لا قلت فيما علا ابو بكر

وسبق حتى لا يذکر احد غیر ابی بکر قال لانه كان افضلهم اسلا ما حین اسلم

حتى لحق بربه میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہاں

کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے فرمایا نہ۔ میں نے کہا

پھر کس وجہ سے ابو بکر سب پر بلند و سابق ہوئے کہ ان کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں

کرتا فرمایا اس لیے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے

ان کا ایمان سب سے افضل رہا۔

امام دارقطنی حذیب اسدی سے راوی ان محمد بن عبد اللہ

بن الحسن اتاه قوم من اهل الكوفة والحبزيرة فسأوه

**شخصین کی افضلیت**

عن ابی بکر وعمر فالتفت الی فقال انظر الی اهل بلادك لیسأ لونی عن ابی بکر وعمر

لهما افضل عندی من علی۔

یعنی امام نفس زکیہ محمد عبد اللہ محض ابن امام حسن ثنئی ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولا علی

مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس اہل کوفہ و ہزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابو بکر صدیق

و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کر کے

فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے باپ میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں

میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حافظ عمر بن شہب سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین

ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولیٰ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ

**رافضی اور خارجی نظریات**

عنہم سے راوی انھوں نے رافضیوں سے فرمایا۔ انطلقت الخوارج فبرئت منہم

دون ابی بکر وعمر ولم یستطیعوا ان یقولوا فیہما شیئا وانطلقتم انتم فطفرتم

فوق ذلک فبرئتم منہما فمن بقی فواللہ ما بقی احد الا بئتم منہ۔

خارجیوں نے چل کر تو اٹھیں سے برأت کی جو ابو بکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے اور اے رافضیو تم نے ان سے اوپر جست کی کہ خود ابو بکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبراً نہ کیا۔

راوی کی کسرا  
 دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی قال قلت لعمر بن علی بن  
 الحسين بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم افيكم امام تفرض  
 طاعته تعرفون ذلك له من لم يعرف ذلك له فمات مات ميتة جاهلية فقال  
 لا والله ما ذلك فينا من قال هذا فهو كاذب فقلت انهم يقولون ان هذه المنزلة  
 كانت لعلی ثم للحسن ثم للحسين قال قائلهم الله ويلهم ما هذا من الدين والله  
 ما هو الا امتاء كلين بنا هذا مختصر۔

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا  
 آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے  
 مر جائے جاہلیت کی موت مرے فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کے جھوٹا ہے میں  
 نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولیٰ علی کا تھا پھر امام حسن پھر امام حسین کو طافریا یا اللہ رافضیوں  
 کو قتل کرے خرابی ہو ان کے لیے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا  
 کمانے والے والعیاذ باللہ عزوجل۔

یہاں تک سوا احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے پھر  
 نصوص ختم نبوت خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہے۔ دس  
 حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدد حاصل ہوں۔ نظر کروں  
 توفیق سان روح مبارک امیر المومنین سے تزییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تزییل بعد  
 حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ ۳ و بعد ۴۲ یک و بعد ۴ و ۵۸ و ۵ و بعد ۶۲ یک یہ مقصود تو  
 یوں حاصل تھا مگر از انجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۸۱ سے ۱۰۰ تک بیس حدیثیں  
 اس مطلب کو دو کسر طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب

نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو حدیثوں کا عدد کامل اور اصول مرویات ایک سو سبیس ہو کر ستین چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

حاکم صحیح مستدرک ہیں وہب بن منبہ سے  
 ارشادات انبیاء و علمائے کتب سابقہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات  
 دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے  
 نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے  
 نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچا یا نہ کچھ نصیحت کی نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا نوح  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے؛

دعوتہم یارب دعا فاشیا فی الاولین والآخرین امت بعد امتہ حتی انتہی الی  
 آخر النبیین احمد فانسخہ وقرأہ وامن بہ وصدقہ الہی میں نے انہیں ایسی دعوت  
 کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں کچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی  
 تصدیق فرمائی حتیٰ سجانہ و تعالیٰ فرمائے گا احمد و امت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ  
 فیاتی رسول اللہ و امتہ یسع نور ہم بین ایدیہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جو لان کرتے ہوں گے  
 نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اختصرناہ۔

واقطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن  
 مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی و ابولعیم  
 دلائل میں بطریق ابن لہیعہ عن مالک بن الزہر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما اور ابولعیم دلائل میں من طریق یحییٰ بن ابراہیم بن ابی قتیلہ عن بن اسلم عن ابیہ  
 اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن المنذر زوائد سند مسدود میں بطریق  
 منتصر بن دینار عن عبد اللہ بن ابی الہذیل اور بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن

عبد العزیز بن عمر بن جعونہ بن نضلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن جریر تاریخ اور یاوروی  
کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللہ بن معروف عن ابی عبد الرحمن الانصاری  
عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے راوی و هذا حدیث معاذ و فیہ صریح النص علی مرادنا و ما زدنا من  
الطریق الاول ادرنا حوله هلالین -

**ذریب بن بکر کی شہادت** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو چوبیس  
و انصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لیے بھیجا یہ قیدی اور  
غنمتیں لیے آتے تھے ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی نضلہ نے اذان کہی جب کہا اللہ اکبر  
اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبوت کبیر آیا نضلہ  
تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ - جب کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ جواب آیا اخلصت یا  
نضلہ اخلصا نضلہ تم نے خالص توحید کی جب کہا اشہد ان محمد رسول اللہ آواز  
آئی نبی بعث لا نبی بعدہ هو النذیر و هو الذی بشرنا بہ عیسیٰ بن مریم و علی راس  
امتہ تقوم الساعة - یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈرنا ہے والے  
ہیں یہی جن کی بشارت ہیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انھیں کی امت کے  
سر پر قیامت قائم ہوگی جب کہا حی علی الصلوٰۃ جواب آیا فریضة فرضت (طوبی لمن مشی  
الیہا و واطب علیہا) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی و شادمانی اس کے لیے  
جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلاح من  
اتاہا و واطب علیہا (افلاح من اجاب محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مراد کو پہنچا

لہ ہذا فی السابع و فی الطریق الثانی عند البیہقی فی الصلوٰۃ قال کلمۃ  
مقبولۃ و فی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عکس  
ابن ابی الدنیا فذکر الصلوٰۃ البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی  
الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ زاد الخطیب و هو البقاء لامۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

جو نماز کے لیے آیا اور اس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی جب کہا قدامت الصلاة جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ رؤسہا تقوم الساعة بقاہ سے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یانضلة فحرم اللہ بہا جسدک علی النار اے نضلة تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمہارا بدن ووزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد نضلة کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المومنین عمر) کے سفیر ہیں اس کمنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے سپید موڈ راز ریش سر ایک چلی کے برابر۔ سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلة نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو کہا میں زریب بن برتملا ہوں بندہ صالح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلاة والسلام کا وصی ہوں انہوں نے میرے لیے دعا فرمائی تھی کہ میں اُن کے نزول تک باقی رہوں (ذاد فی الطریق الثانی) پھر اُن سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں کہا انتقال فرمایا اس پر وہ پیر بزرگ بشت روئے پھر کہا اُن کے بعد کون ہوا کہا ابو بکر کہا وہ کہاں ہیں کہا انتقال ہوا کہا پھر کون بیٹھا کہا عمر کہا امیر المومنین عمر سے میرا سلام کہو اور کہا کہ ثبات و سداد و آسانی پر عمل رکھیے کہ وقت قریب آ لگا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات و عنط و حکمت کہے اور غائب ہو گئے۔ جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انہیں میرا سلام کہیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلاة والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چار ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پھر گناہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ تھا آخر واپس آئے۔

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں طبرانی معجم کبیر میں سیدنا  
بلال رضی اللہ تعالیٰ

عندہ سے راوی میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لیے گیا تھا ملک کے اسی کنائے  
 پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے  
 ہم نے کہا ہاں کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے میں نے کہا ہاں وہ ہمیں ایک مکان میں  
 لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے  
 میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو تم نے حال کہا وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے  
 ہی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے  
 پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے وہ کتابی بولا:  
 انه لم یکن نبی الا بعدہ نبی الا بعدہ نبی الا ہذا فانہ لا نبی بعدہ و ہذا الخلیفۃ  
 بعدہ بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہو جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کے  
 بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اُسے جو میں دیکھوں تو ابو بکر صدیق کی تصویر تھی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تذیلے اولے: ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت

عبادہ بن صامت اور بہیقی و ابو نعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت

ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جب صدیق اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک

پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی

اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکوں میں کھجور۔ اُس نے کہلا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں

پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سُرخ کپڑے پہنے سُرخ مسند

پر بیٹھا تھا اس پاس ہر چیز سُرخ تھی اس کے اراکین دربار اُس کے ساتھ تھے ہم نے سلام

نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام

کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مگرے پر تو

راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لیے بجلائیں پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے ہم نے کہا لا الہ الا اللہ خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شر نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا ہم نے کہا ہاں کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا اوصال ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لوزن لگتی ہم نے کہا یہ کیوں ، کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبہ ہو یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات پر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً محرامتے عادت کے مطابق رکھتا ہے ولو جعلنہ ملکا ل جعلنہ رجلا وللبسنا علیہم ما یلبسون ۵ ولہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ و سرور کا مضمون رہتا ہے الحرب بیننا و بینہم سجال ینال منا و ننال منہ رواہ الشیخان عن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی اُن پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ہذا ایۃ النبوت یہ نبوت کی نشانی ہے رواہ السباز والبولعیم عن دحیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہاں ضعیف **تصرف اولیاء اور مظلومیت حسین** الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے جاہل و باپوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہو جاتے۔ ایک اشائے میں بزیو پلید کے لشکر کو کیوں نہ نارت فرما دیا مگر یہ سفہا نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو انہیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و عہدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جباری و سرکش و خود سری کے ساتھ مفتوحش بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم آنکھیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دُعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب

انہوں نے اُن سے اُن کا شہر مکہ چھڑایا تھا حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تو عیسیٰ علیہ  
 الصلاة والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب  
 انہوں نے انہیں پکڑا اور سُولی دینے کا ارادہ کیا تھا مقوقس بولا انت الحکیم الذی جاء  
 من عند الحکیم تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے دو اہ  
 البیہقی عن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا حدیث سابق کی طرف  
 عود کریں

ہر قتل کے پاس انبیاء کی تصاویر پھر ہر قتل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک  
 مہمانیاں بھیجا ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا ایک بڑا  
 صندوق زنگار منگا کر کھولا اُس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا اُس  
 نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا اُٹے کیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ  
 تصویر تھی۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔  
 سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہر قتل بولا انہیں پہچانتے ہو  
 ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ آدم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا اُس میں  
 سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اُس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موٹے  
 سر مانند موٹے قبیطیاں فراخ چشم کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سُرخ دائرہ خوبصورت)  
 پوچھا انہیں جانتے ہو ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر اسے رکھ کر اور  
 خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی۔  
 مرد خوب چہرہ خوش چشم دراز بینی (کشادہ پیشانی) رخسارے ستے ہوئے سر پر نشانِ پیری  
 ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے  
 (مسکرا رہی ہے) کہا ان سے واقف ہو ہم نے کہا یہ ابواہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم  
 نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی بولا انہیں پہچانتے ہو ہم نے لگے



اور کہا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں ہم نے کہا ہاں ہیں اپنے دین کی قسم یہ حضور کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالت حیات و نبوی میں دیکھ رہے ہیں اُسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا اما انہ اخرا البیوت و لکنی عجلتہ لا نظر ما عندکہ سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھو تمہارا پاس اس باب میں کیا ہے یعنی اگر ترتیب وار دکھانا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لیے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لو گے بجز اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا واللہ متم نوره ولو کرہ الکفرون ۵ والحمد لله رب العلمین ۵ ہمارا مطلب تو بجز اللہ تعالیٰ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے جلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لیے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔ ترجمہ مختصر احادیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھائے خطوط بلالی میں تھے اب حدیث ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتم و ازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط واسحق و یعقوب و اسمعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے اخذ کریں اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہو اُسے خطوط بلالی میں بڑھائیں فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی دگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے مرد مرغول مویخت گھونگر والے بال آنکھیں جانب

۱۔ الحدیث حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلیٰ و ابی عسا کر نے بطریق یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی عن ابی صالح عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج مبارک میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی جلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اما موسیٰ فضعم آدم طوال کاندہ من رجال الباقی اگلے صفحہ پر

باطن مائل تیز نظر ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سٹما جیسے کوئی حالت غضب میں ہو ہم سے  
 کہا انھیں پہچانتے ہو یہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی  
 صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ تیلیاں جانب بینی مائل دسر  
 مبارک مدور گول، کہا انھیں جانتے ہو یہ ہارون علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر اور خانہ کھول کر  
 حریر سپید پر ایک تصویر نکالی مرد گندم گوں سر کے بال سیدھے قد میانہ چہرے سے آثار  
 غضب نمایاں کہا یہ لوط علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر اور خانے سے حریر سپید پر ایک تصویر نکالی  
 گورازنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت کہا یہ اسحاق علیہ الصلاۃ  
 والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت صورت اسحق علیہ الصلاۃ والسلام کی مشابہ  
 تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا کہا یہ یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سیاہ پر ایک  
 تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند قامت خوب صورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں  
 آثار خشوع نمایاں رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں کہا یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 جد کریم اسمعیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ  
 الصلاۃ والسلام سے مشابہ تھی چہرہ گویا آفتاب تھا کہا یہ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر  
 حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ با ایک ساقین آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کسی کو روشنی  
 میں چونڈھ گئے پیٹ ابھرا ہوا قد میانہ تلوار جمائل کیے مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے  
 حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی ساق دسرین خوب گول، کہا یہ  
 داؤد علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فرہ سرین پاؤں میں طول گوٹے

دبقیر ماشیہ صفحہ گزشتہ

شکوۃ کثیر الشعر غائر العینین متراکب الاکان مقلص الشفعة خارج اللثة عالس اور یہیں سے ترجیح

حدیث صحیح مشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوتی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲ منہ

۱۳۔ اس سال کے کرینہ خوف النہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارہ نور پر دو خط سیاہ  
 بن گئے تھے۔

پرسوار (جس کے ہر طرف لگے تھے گردنِ دبی ہوئی پشت کوتاہ گورازنگ) کہا یہ سلیمان  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انھیں اٹھائے  
 ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان وارٹھی نہایت سیاہ سر کے  
 بال کثیر چہرہ خوب صورت (آنکھیں حسین اعضا متناسب) کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ  
 والسلام ہیں۔ ہم نے کہا یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور  
 سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم مطابق پانی کہا آدم علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے حق سبحانہ  
 و تعالیٰ نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں  
 ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر  
 پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میں میرا نفس ترک سلطنت کو  
 گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ  
 رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے  
 ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے اگر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا  
 صدیق روئے اور فرمایا مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

تذیبیے دوم: امام واقدی اور ابوالفاسم  
**مفقوس کے دربار میں فرمانِ نبوی**  
 بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح  
 راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

لے حدیث مذکورام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حلیہ ستینا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قدمیانہ سے زیادہ

دراز سے کم سینہ چوڑا خون کی سرخی بدن پر جھلکتی بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ

لے فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ نہیں وزنی میں بیان ہوا بحد اللہ صحیح ہے امام

حافظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا: ہذا حدیث جید الا سناد ورجالہ ثقات ۱۲ منہ

وسلم لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے اس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف بلا تے ہیں انہوں نے فرمایا توحید و نماز پچگانہ و روزہ رمضان و حج و وفائے عہد پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا انہوں نے باختصار بیان کیا وہ بولا قد بقیت اشیاء لم تذکرہا فی عینید حسرة قلمنا فادقہ و بین کتفیہ خاتم النبوة الخ ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں اُن کی آنکھوں میں سُرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جدا ہوتے ہوں اور اُن کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفات کہ یہ بیان کر کے بولا وقد کنت اعلم ان نبیاً قد بقی وقد کنت اظن مخرجہ بالشام و هناك کانت تخرج الانیاء من قبلہ فاراه قد خرج فی ارض العرب فی ارض جہد و لبؤس و القبط لا تطاوعنی فی اتباعہ و سیظہ علی البلاد الخ مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے عرب میں ظہور فرمایا محنت و مشقت کی زمین میں اور قبلی اُن کی پیروی میں میری نہ مائیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

نتمہ حدیث ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقد اور ان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ قد علمت ان نبیاً بقی و کنت اظن انه یخرج بالشام وقد اکرمک رسولک و بعثت الیک بھدیۃ مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لیے نذر حاضر کرتا ہوں۔

تذیلے سوم: بہیقی دلائل میں حضرت عبداللہ عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چرچا سنا اور حضور کے صفت و نام و ہیئات اور جن باتوں کی ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے

ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے  
مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے میں نے کہا اے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے  
بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا ابن اخی  
اھو النبی الذی کنا نخبر بہ اندہ یبعث مع الساعۃ اے میرے بھتیجے کیا  
یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے میں نے  
کہا ہاں الحدیث -

خطیب و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا احمد و محمد و الحاشر و المقفی و الخاتم  
ہیں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا  
اور نبوت ختم فرمانے والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابولعلی و طبرانی و شاشی و ابونعیم فضائل الصحابہ میں اور  
ہجرت حضرت عباس ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے موصولاً اور رویانی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلہ راوی حضرت  
عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے  
(مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ  
فرمان نافذ فرمایا :

یا عم اقم مکانک الذی انت فیہ فان اللہ ینجم بک الہجرة كما ختم بی

النبوة۔ اسے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس  
طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام اجل فقیہ محدث ابواللیث سمرقندی تشبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں :

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابو عمرو ان ثنا عبد الرحمن ثنا داؤد ثنا

عباس بن الکثیر عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سورۃ  
 اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی  
 حضور فوراً برآمد ہوئے پختنبہ کا دن تھا منبر پر جلو س فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ میں نے  
 میں ندا کر دو لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو یہ آواز سنتے ہی سب  
 چھوٹے بڑے جمع ہوئے گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیے یہاں تک کہ  
 کواریاں پردوں سے نکل آئیں حدیث کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اپنے پھپھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو اپنے پھپھلوں کے لیے جگہ  
 وسیع کرو پھر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنا سے الہی بجائے انبیاء  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجی پھر ارشاد ہوا انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب  
 بن ہاشم العربی الحرمی المکی لانی بعدی الحدیث میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب  
 بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہذا مختصر۔

الذ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ  
 میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدا ایں گونج رہی ہیں۔ خوشی و  
 شادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے مدینے کے ایک ایک نپتے کا دکٹنا چہرہ انار دانہ  
 ہو رہا ہے باچھیں کھلی جاتی ہیں دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے سینوں پر جامے تنگ جاموں  
 میں قبائے گل کارنگ نور ہے کہ جھا جھم برس رہا ہے فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے  
 پردہ نشین کواریاں شوق دیدار محبوب کر دگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ سے

طلع البدر علینا من ثنیا ت الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا اللہ داع

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محو نغمہ سدائی ہیں کہ سے

نحن جوار من بنی النجار

یا حبذا محمد من جار

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے مجمع تو آج  
 بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پرہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے ندائے  
 بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سیدوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں شہر بھرنے مکانوں کے  
 دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں دل کھلائے چہرے مر جھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ  
 آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے آسمان پڑ مردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا  
 عالم اتنا ازدحام اور ہبو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و  
 یاس کے ساتھ جاتی اور ضعف نو میدی سے ہلکان ہو کر بنجودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں فرط ادب سے  
 لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ہے

كنت السواد لنا ظري  
 فعلى عليك الناظر  
 من شاء بعدك فليمت  
 فعليك كنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت  
 بھرے دل سے انھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے شانِ رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے  
 اور فوج فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی جس خدمت کو ملک العرش  
 نے بھیجا تھا باحسن الوجہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت یہاں  
 بیس تیس ہی سال میں بچا اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار  
 تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔  
 اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلاۃ  
 اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدا را پھر مجلس  
میلا د اور کیا ہے وہی دعوت عام وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام  
علیہ و علی آلہ الصلاۃ والسلام مجلس میلا د اور کس شے کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے

سے کام و س بنا الرحمن المستعان وبہ الاعتصام وعلیہ التکلان۔

چار پائے کلام کرتے ہیں ابن جہان و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجہ

جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی کلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے عرض کی یزید بیٹا شہاب کا اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے کلہم لا یرکبہ الا نبی ان سب پر انبیا سوار ہوا کیے وقد کنت اتوقعک ان ترکبنی لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں۔ میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً گرا دیا کرتا وہ مجھے جھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا نام یعفور رکھا جسے بلانا چاہتے اُسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سرتا جب صاحب خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئیں ہیں گر کر مر گیا۔

هذا حدیث ابی منظورہ و نحوه عن معاذ باختصار غیر انه ذکر مکان الالباء  
ثلثة اخوة واسمہ مکان یزید عمرو اذ قال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرہم و کنت  
لک الحدیث قلت ولا علیک من دندنۃ العلامۃ ابن الجوزی کعادۃ  
علیہ ولا من تحامل ابن دحیۃ علی حدیث الضب الہار سابقاً فلیس فیہما  
ما ینکر شرعاً ولا فی سندہما کذاب ولا وضاع ولا متہم بہ فاتی یاتہما الموضع  
وہذا امام الشان العسقلانی قد اقتصر فی حدیث ابی منظور علی تضعیفہ ولہ  
شاہد من حدیث معاذ کما تری لا جرم ان قال الزرقانی نہایتہ الضعف  
لا البضع وقال ہو والقسطلانی فی حدیث الضب (معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فیہما ما ہو ابلغ من ہذا و لیس فیہ ما ینکر شرعاً خصوصاً وقد رواہ



الائمة) الحفاظ الكبار ابن عدی وتلمیذہ الحاکم وتلمیذہ البیهقی وهو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناهیك به (فنهايته الضعف لا الوضع) كما نرعم كيف ولحدیث ابن عمر طریق اخر لیس فیہ السامی رواه ابو نعیم وورد مثله من حدیث عائشة وابی هريرة عند غیرهما اه قلت وقد اردت كلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص الكبرى وقد قال فی خطبتها نزہته عن الاخبار الموضوعة وما یرد اه قلت وعزو الزرقانی حدیث الضب لابن عمر تبع فیہ الماتن اعنی الامام القسطلانی صاحب المواهب وسبقهما الدمیری فی حیاة الحيوان الكبرى لكن الذي رأيت فی الخصائص الكبرى والجامع الكبير للامام الجليل الجلال السيوطی هو عزوة لامير المؤمنين عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ كما قدمت وقد اورده فی الجامع فی مسند عمر فزیادة لفظ الابن اما وقع سهوا او یكون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فیصح العزو الی کل وان كان الاولی ذکر المنتهی ویحتمل علی بعد ان یكون عن کل منهما فاذن یكون مرویا عن ستة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم واللہ تعالیٰ اعلم۔

سعيد بن منصور و امام احمد و ابن مرويه حضرت ابو الطمیل  
میرے بعد کوئی نبی نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں لا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة میرے بعد  
نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔

احمد و خطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یبقی بعدی من النبوة  
شیء الا المبشرات الرؤیا الصالحة یراها العبد اوتری له میرے بعد نبوت سے  
کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو  
دکھایا جائے۔

**تیسرا کذاب ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمیر و لیثی اور طبرانی کبیر بن نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون کذاباً کلہم یزعم انہ نبی زاد عبید قبل یوم القیمة ،**  
**قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی**  
**کہتا ہو قول و انما اخرنا ہما الی التذیل بخلاف عین اللفظ المتقدم فی الحدیث**  
**الثانی والستین لان فی تمتہ ان من قال فافعلوا بہ کذا و کذا و ہذا العموم انما تم**  
**لاجل ختم النبوة اذ لوجاز ان یکون بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صادق لہما**  
**ساع الامر المذکور بالعموم و ان کان یأقی ایضاً ثلاثون او الوف من الکذابین**  
**بل کان یجب اقسامۃ امارۃ تميز الصادق من الکاذب و الامر بالایتناع**  
**بمن ہو کاذب منهم لا غیر کما لا یخفی و الی اللہ المشتکی من ضعننا فی ہذا**  
**الزمان الکثیر فجارۃ القلیل انصارۃ الغالب کفارۃ البین عوارۃ و قد ظہر**  
**الآن بعض ہؤلاء الدجالین الکذابین فلوا اراد اللہ باحدہم شیئاً یطیروا بالمسلم**  
**و المسلم انما حدث و ما احدث فانا للہ و انا الیہ راجعون لکن الاحتراس کان**  
**اسلم للمسلم و انفی للفساد فاحببنا الاقتصار علی القدر المراد و اللہ المستعان**  
**و علیہ التکلان و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

**خطیب حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے**  
**علی بمنزلہ ہارون ہیں** راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما علی بمنزلۃ  
 ہارون من موسیٰ الا انہ لا بنی بعدی علی ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون کہ بھائی  
 بھئی اور نائب بھئی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

**امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی میں مختصراً اور بغوی و طبرانی اپنی معاجیم با ورومی معرفت**  
**ابن عدی کامل ابو احمد حاکم کئے ہیں بطریق امام بخاری ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن**  
**ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی و ہذا حدیث**  
**احمد جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم**

میں بھائی چارا کیا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لیے ماننا اور عزت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی بعثنی بالحق ما اخرجتک الا لنفسی وانت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ غیر ان لا نبی بعدی قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہیں نے تمہیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو امیر المؤمنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انہیں کیا ملی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی۔ اے جعفر تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ مشابہ ہیں۔

واما انت یا علی فانت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ غیر ان لا نبی بعدی۔ تم اے علی مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ علیہ وسلم آئیں۔

الحمد للہ تین چہل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چوراسی حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ

لہ فی نسخۃ کنز العمال المطبوعۃ عن عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل وهو خطاء وهو صوابہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل عبد اللہ تابعی صدوق من رجال الاسر بعة ما خلا النسائی قال الذہبی حدیثہ فی مرتبۃ الحسن والیوۃ تابعی مقبول رجال ابن ماجہ ۱۲ منہ۔

تذیلات علاوہ دوس پہلے گزری تھیں سات اس تکمیل میں پڑھیں۔ ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جہد مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف تھیں ہیں نو اسی ہوئیں لہذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نو سے احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ و تزیجب الوتر کا فضل حاصل ہو۔

بہت سی سنن میں حضرت  
ابن زبیل جنہی رضی اللہ

ہیں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے

تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایا ہیں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار فرماتے سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ ان اللہ کان تو ابابا پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے برابر ہیں نرابے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے ان الحسنات یدھبن السیئات تو اس کے پڑھنے والے کے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحسبنا اللہ و نعم الوکیل)۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے ابن زبیل نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے فرمایا بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر برابر العلیمین کے لیے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو انہوں نے عرض کی میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہا تا سبزہ چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے

۱۰ بعد حدیث ۱۱۰ تذیل اول و حدیث عبادہ بن صامت و ہشام بن عاص و تذیل دوم و حدیث حاطب و شیوخ و اقدی و تذیل سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث ۱۱۴ و حدیث عبید و نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ۔

اس میں ہر قسم کی گھاس ہے پہلا ہجوم آیا جب اس سبزہ زار پر پہنچے بجیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے ادھر ادھر اصلاً نہ پھرے اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا پھر دوسرا ہلا آیا کہ پہلوں سے کئی گونہ زائد تھا جب سبزہ زار پر پہنچے بجیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مٹھالے لیا پھر روانہ ہوئے پھر عام ازو عام آیا جب یہ سبزہ زار پر پہنچے بجیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اُس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں حضور کے آگے ایک سال خوردلانہ ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمھیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلاً علاقہ نہ رکھنا اُسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پا گئے پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو انا اللہ وانا الیہ راجعون ۵ اور اے ابنِ زلم تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں واما الناقۃ الیٰ سائت وراٰیتنی اتبعھا فہی الساعۃ علینا تقوم لانہی بعدی ولا امت بعد امتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جانا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ امتک اجمعین وبارک وسلم واخذ دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین -

تسجیلے جمیلے: بحمد اللہ بیس احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت

پر یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تزیلات ایک سو اٹھارہ جن میں نوے مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ و اصحاب اکثر۔

صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی  
گیارہ تابعی

- |                          |                     |
|--------------------------|---------------------|
| ۱۔ امام اجل محمد باقر    | ۲۔ سعد بن ثابت      |
| ۳۔ ابن شہاب زہری         | ۳۔ عامر شہبی        |
| ۴۔ ابو قتلابہ            | ۴۔ علاء بن زیاد     |
| ۵۔ عبداللہ بن ابی الہذیل | ۵۔ کعب اجار         |
| ۶۔ مجاہد مکی             | ۶۔ محمد بن کعب قرظی |
| ۷۔ وہب بن منبہ           |                     |

باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں

اکاون صحابہ

- |  |                         |
|--|-------------------------|
| ۱۲۔ انس بن مالک                                    | ۱۳۔ ابو امامہ بابلی     |
| ۱۴۔ برادر بن عازب                                  | ۱۴۔ اسما بنت عمیس       |
| ۱۵۔ ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۱۵۔ بلال مؤذن           |
| ۱۶۔ جابر بن عبد اللہ                               | ۱۶۔ جابر بن کسر         |
| ۱۷۔ حبیش بن جنادہ                                  | ۱۷۔ جبیر بن مطعم        |
| ۱۸۔ خذیفہ بن الیمان                                | ۱۸۔ خذیفہ بن اسید       |
| ۱۹۔ حویدہ بن مسعود                                 | ۱۹۔ حسان بن ثابت        |
| ۲۰۔ ابن زمل  | ۲۰۔ ابو ذر              |
| ۲۱۔ زبید بن ارقم                                   | ۲۱۔ زیاد بن لبید        |
| ۲۲۔ سعد بن ابی وقاص                                | ۲۲۔ زبید بن ابی اوفی    |
| ۲۳۔ ابو سعید خدری                                  | ۲۳۔ سعید بن زید         |
| ۲۴۔ سہل بن سعد                                     | ۲۴۔ سلمان فارسی         |
| ۲۵۔ ابو الطفیل عامر بن ربیع                        | ۲۵۔ ام المومنین ام سلمہ |
| ۲۶۔ عبداللہ بن عباس                                | ۲۶۔ عامر بن ربیع        |

۴۱ - عبداللہ بن عمر	۴۲ - عبدالرحمن بن عثمان
۴۲ - عدی بن ربیعہ	۴۳ - عرابض بن ساریہ
۴۵ - عصمہ بن مالک	۴۶ - عقبہ بن عامر
۴۷ - عقیل بن ابی طالب	۴۸ - امیر المؤمنین علی
۴۹ - امیر المؤمنین عمر	۵۰ - عوف بن مالک اشجعی
۵۱ - ام المؤمنین صدیقہ	۵۲ - ام کمرہ
۵۳ - مالک بن حویرث	۵۴ - مالک بن شان والد ابی ہندری
۵۵ - محمد بن عدی بن ربیعہ	۵۶ - معاذ بن جبل
۵۷ - امیر معاویہ	۵۸ - مغیرہ بن شعبہ
۵۹ - ابن ام مکتوم	۶۰ - ابو منظور
۶۱ - ابو موسیٰ اشعری	۶۲ - ابو ہریرہ اور

تذیلات میں ۶۳ - حاطب بن ابی بلتعہ

نوحیابی ۶۴ - عبداللہ بن ابی اوفی ۶۵ - عبداللہ بن زبیر

۶۶ - عبداللہ بن سلام

۶۸ - عبادہ بن صامت

۷۰ - نعیم بن مسعود

۶۷ - عبداللہ بن عمرو بن عاص

۶۹ - عبید بن عمرو لیشی

۷۱ - ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف

گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ

انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسمان کفر و ضلال

نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی بیوجمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت

بالذات لی یعنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے

بعد اور کسی کو نبوت طنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی

کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اُس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصہ عبارت یہ ہے:

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں مقاسم نا تو تومی کا عقیدہ“

معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیونکہ صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ہیں جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اہل ملقطاً۔

مسلمانو دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاة والتحیة کہ وہ تاویل گڑھی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاة والتحیة کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجب کو خود قرآن عظیم کا و خاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہو ا کما قال تعالیٰ و نزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنین و لا یزید الظالمین الا خساراً ۵ اتار تے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لیے شفا و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زبان کے۔ اُسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث



بعدہ یومنون ۵ قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

فقیر غفر لہ المولیٰ التقدر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ صحابہ کرام اور ختم نبوت حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے احادیث اور اکثر تزییلات اُن پر علاوہ سو سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کوئی تعریف نہیں ماننا۔ صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تزییلوں میں گزرے مثلاً امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے انھیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسہ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذریوں پیش کیا کہ:

”اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا۔“

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھیے کہ:

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ ہمیں چمکھے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ تمہر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

- ۷۔ میں آخر الانبیا ہوں۔  
 ۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔  
 ۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہو گئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔  
 ۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔  
 ۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔  
 ۱۲۔ میرے بعد دجال کذاب ادعاے نبوت کریں گے۔  
 ۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔  
 ۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔
- ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ و رسل جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے ارشادات  
 سن سن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

- ۱۔ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔  
 ۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔  
 ۳۔ وہ آخر الانبیا ہیں۔  
 ادھر ملکہ و انبیا علیہم الصلاة والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:  
 ۴۔ وہ چین پیغمبر ہیں۔  
 ۵۔ وہ آخر مرسلان ہیں۔  
 خود حضرت عزت عزت عزت سے ارشادات جانفزا و دل نواز آرہے ہیں کہ:  
 ۶۔ محمد ہی اول و آخر ہے۔

لہ نیز تزییلات میں مقوقس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے۔ ہرقل کی دو  
 حدیثیں کہ یہ خانہ آخر البیوت تھا۔ عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے۔  
 ایک جبر کا قول کہ وہ امت آخرہ کے نبی ہیں۔ بلکہ جبریل علیہ الصلاة والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں  
 سے زمانے میں متاخر ہیں۔

۷۔ اُس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے کچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیا کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب میں نے تجھے سب انبیا سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل محرف قرآنِ مغیرِ ایمان ہے کہ نہ ملنکہ کی سُننے نہ انبیا کی نہ مصطفیٰ کی

مانے نہ اُن کے خدا کی سب طرف سے ایک کان گونگا ایک بہر ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔

اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافرہمی کے اوہام خیالات عوام ہیں آخر الانبیا

ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

كذلك يطعم الله على كل قلب متكبر جبار ۰ سربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا

وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ۰

ہاں ان نوے حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں دو حدیث سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اے چچا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو

ختم فرمائے گا۔ جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہو گے شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہے

کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔ ایک اور حدیث

الہی جبل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین و شریعت پر ادیان شرائع کو

او گمراہ اب یہاں بھی کہے دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے

توریت و انجیل و زبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ:

من لم يجعل الله له نورا فما له من نور ۰ نسال الله العفو والعافية ونعوذ

به من الحور بعد الكور والكفر بعد الايمان والضللال بعد الهدى ولا حول ولا

قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد آخر

المرسلين وخاتم النبیین والہ وصحبہ اجمعین والحمد لله رب العلمین۔

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت  
الحمد للہ کہ بیان اپنے منتہی کو پہنچا اور  
حق کا وضوح ذرہ اعلیٰ کو۔ احادیث

متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت  
کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تو اتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور  
اس کے ساتھ طائفہ تالفہ و ہابیتہ قاسمیہ کہ خاتم النبیین کو بمعنی آخر النبیین نہ مانتا اور حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جانتا اس کے  
کفر حنفی و نفاق جلی کا بھی بفضلہ تعالیٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے رافضیوں کے چھوٹے  
بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی۔ اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی کوڑوں کی  
سزا پائی۔ ان چھوٹے ملتدعوں کا رد یہاں محض تبعاً و استطراداً مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب  
ضلال سے قرآن عظیم و احادیث مرفوعہ و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشادات امیر المومنین علی  
مرتضیٰ و اولیائے کرام و علمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلیہ و فرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل  
جلیل و تحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کی کتاب مطم القمیرین فی ابانتہ سبقتہ العبرین میں  
مسطور ہے۔

منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت  
اب توفیقہ تعالیٰ تکفیر  
منکرانِ ختم نبوت میں  
بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین توریشتی حنفی  
علامہ توریشتی معتمد فی المتقہ میں فرماتے ہیں:

”بحمد اللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر از ان ست کہ آنرا بکشف و بیان  
حاجت افتد اما ایں مقدار از قرآن از ترس آن یاد کردیم کہ مباد از ندیقے جاہلے  
را در شبہتے اندازد و بسیار باشد کہ ظاہر نیارند کہ دن و بدیں طریقہا پائے در نہند  
کہ خدائے تعالیٰ بر ہمہ چیز قادرست کسے قدرت اورا منکر نیست اما چون  
خدائے تعالیٰ از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواهد بودن یا نخواہد بودن جز چنان نباشد

کہ خدائے تعالیٰ ازاں خبر دہد و خدا نے خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد  
 و منکر این مسئلہ کے تو اند بود کہ اصلاً در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر بر رسالت او  
 معترف بودے ویرا در ہر چہ ازاں خبر داد وے صادق دانستے وہاں جہتہا کہ از  
 طریق تو از رسالت او پیش ما بیاں درست شدہ است این نیز درست شد  
 کہ وے باز پس پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد  
 ہر کہ وریں شک ست در آں نیز شک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر  
 بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان وارد کہ باشد کافر ست اینست  
 شرط درستی ایمان بنجام انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن حجر مکی (نص ۲، ۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام  
 الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رجل قال امهلونی حتی اتی بعلامۃ فقال من  
 طلب منہ علامۃ کفر لانہ بطلبہ ذلک مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم لا نبی بعدی۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ  
 کوئی نشانی دکھاؤں امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس  
 مانگنے کے سبب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری دینی کی تکذیب کرتا ہے  
 کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاویٰ ہندیہ (نص ۳ تا ۷) فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و  
 فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے واللفظ للعبادی قال قال انا

رسول اللہ اذ قال بالفارسیہ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر ولو انہ  
 حین قال ہنہ المقالة طلب غیرہ منہ المعجزۃ قبل یکفر الطالب والمتأخرون  
 من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ وافتضاحہ لا یکفر۔

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر

ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کر ہیں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایچی ہوں اور اگر اس کئے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

(نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے واضح

اعلام بقواطع الاسلام تکفیر مدعی النبوة و یظهر کفر من طلب منہ

معجزة لانه بطلبه لهامنه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومه من الدين بالضرورة نعم ان امراد بذاک تسفیہ و بیان کذبہ فلا کفر۔

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اُس سے معجزہ مانگے اُس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اُس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورة معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں ہاں اگر اس طلب سے اُسے احمق بنانا اُس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹) اُسی میں ہے ومن ذلک (ای المکفرات) ایضاً تکذیب نبی

او نسبة تعد کذب الیہ او محاسر بتہ اوسبہ او الاستخفاف و مثل ذلک کما قال الحلیمی ما لو تمنی فی نر من نبینا او بعدہ ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلک والظاہر انه لا فرق بین تمنی ذلک باللسان او القلب اھ مختصراً۔

انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے بُرا کہنا اُس کی شان میں گستاخی کا ترکیب ہونا اور تبصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں۔ سبحان اللہ جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعا ئے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا والعیاذ باللہ رب العالمین۔

(نص ۱۳۱) قیمة الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر

وغیرہ میں ہے:

واللفظ لها اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم اخر الانبيا

فليس بمسلم لانه من الضروريات -

جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کچھ

نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ ہزاران ہزار جزا ہائے خیر و کرم و رضوان اتم کرامت

طائفہ قاسمیہ فرمائے ہمارے علمائے کرام کو ان سے کس نے کہا دیا تھا کہ صد ہا برس

بعد وہاں ہیں ایک طائفہ حائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ نفاق و فریب کہ عوام مسلمین بھڑک

نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے بمعنی آخر الانبیاء ہونے سے صاف

انکار کرے گا اس معنی کو خیال عوام و ناقابل مدح قرار دے گا۔ اسی دن کے لیے اُن اجلہ کرام

نے لفظ اشہر و اعرف و مکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء

تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر حاصل

ضروریات دین ہے۔ یہی مراد رب العلمین ہے اسی ضروری دین و ارشاد الہ العالمین کو یہ گمراہ

معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں مہمل و مخمل ٹھہراتے ہیں قائلہم اللہ انی یوفکون بجد اللہ یہ کرامت

علمائے کرام امت ہے فجزاہم اللہ المثوبات الفاخرة و نفعنا بیدکاتہم فی الدنیا

والاخرة امین۔

تانا خانیہ پھر علمگیر یہ میں ہے:

فتاویٰ تانا خانیہ رجل قال لآخر من فرشته توام فی موضع کذا عینک علی امرک

فقد قبیل انہ لا یکفر و کذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف ما اذا قال انا نبی۔

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا

اس پر تو بعض نے بیشک کہا کافر نہ ہو گا یو ہیں اگر مطلقا کہا میں فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام

میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بے شک کہا کافر نہ ہو گا یو ہیں اگر مطلقا کہا میں فرشتہ ہوں

بخلاف دعوت نبوت کہ بالا جماع کفر ہے یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہو مثل ابن صیبا  
وسیلہ واسود خواہ بعد کما تقدم وسياتي -

**شفا قاضی عیاض** شفا شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامة  
الشهاب الحفاجی ہیں ہے،

وذلك يكفر من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم اى فى  
نرمته كمسيلمة الكذاب والاسود العنسى (او) ادعى (نبوة احد بعد) فانه خاتم  
النبیین بنص القرآن والحديث فهذا تكذيب الله ورسوله صلى الله تعالى عليه وسلم  
(كالعيسوية) وهم طائفة (من اليهود) نسبوا لعيسى بن اسحق اليهودى ادعى  
النبوة فى نمر من مروان الحمار وتبعه كثير من اليهود وكان من مذهبه تجويز  
حدوث النبوة بعد نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم وكاكثر الرافضة القائلين  
بمشاركة على فى الرسالة للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم وبعده كاليزيدية والبيانية  
منهم) وهم اكفر من النصارى واشد ضررا منهم لانهم بحسب الصورة مسلمون  
ويلتبس امرهم على العوام (فهؤلاء) كلهم (كفار مكذبون للنبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم لانه صلى الله تعالى عليه وسلم اخبراته خاتم النبیین وانه  
ارسل كافة للناس واجمعت الامم على ان هذا الكلام على ظاهره وان  
مفهومه المراد منه دون تاويل ولا تخصيص فلا شك فى كفر هؤلاء الطوائف  
كلها قطعاً اجماعاً وسماعاً اه مختصراً -

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی  
کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسلمہ کذاب و اسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لیے  
کہ قرآن و حدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ و رسول کو جھٹلاتا  
جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسیٰ بن اسحق یہودی کی طرف  
منسوب ہے۔ اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعا کی نبوت کیا تھا اور بہت یہود  
اس کے تابع ہو گئے۔ اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت



ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولیٰ علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بنیعیہ و بیانیہ ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتانا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلیدی و رافضیوں کو بکلید  
 و قاسمیہ جدید و امیریہ طرید کسی مردود و عنید کا  
 تسمہ نہ لگا رکھا واللہ الحجة السامیہ۔ یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد ضرر و العیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

## منکران ختم نبوت کے فرقے

وجیز امام کردری و مجمع الانہر شرح ملتقی الابرار میں ہے:  
**مجمع الانہر** اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیجب بانہ  
 رسولنا فی الحال و خاتم الانبیاء و الرسل فاذا امن بانہ رسول و لم یؤمن  
 بانہ خاتم الانبیاء لا یکون مؤمنا۔

لہ اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام قاریانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الہی و منزل من اللہ بتاتا ہے اور اس کے سارے ایک غلطی کا ازالہ سے منقول کہ اس میں صراحت اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام السؤوال العقاب ہے۔ واللہ الحمد۔ عفی عنہ مصحح یہ فتویٰ اسی کتاب کے آخر میں دیا جا رہا ہے۔

ہمارے مولیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور  
اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے  
بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیا و مرسلین کے  
خاتم ہیں اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیا ہونے پر ایمان نہ لایا تو  
مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت بحسب ادعائے قابل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت  
پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب  
جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لانا کما تقدم فی کلام الامام الثور پشتی  
رحمہ اللہ تعالیٰ۔

امام علامہ یوسف اردوبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں:  
**علامہ یوسف اردوبیلی** من ادعی النبوة فی زماننا وصدق مدعیها او  
اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم او قبلہ من لم یکن نبیا کفر  
اھ ملخصاً۔

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور  
کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہو جائے۔  
**امام غزالی** امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:  
ان الامت فہمت من ہذا اللفظ انہ افہم عدم نبی بعدہ ابد او  
عدم رسول بعدہ ابد او انہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص و من اولہ بتخصیص  
فکلامہ من انواع الہذیان لا یمنع حکم بتکفیرہ لانہ مکذب لہذا النص  
الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر موول ولا مخصوص۔

یعنی تمام امت محمدیہ صاجہا وعلیہا الصلاة والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے  
یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد  
کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین

کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گڑھے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجیے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے پرانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ مانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے بجز اللہ کی عبارت بھی مثل عبارت شفا و نسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ و امیریہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے بیانات کا رد جلیل و جلی ہے آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین شریعت میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

غنیۃ الطالبین ادعت ایضاً ان علیاً نبی (الی قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لعنہم اللہ وملتکتہ و سائر خلقہ الی یوم الدین و قلع و اباد خضوادہم و لا جعل منہم فی الارض دیاراً فانہم بالغوا فی غلوہم و مرضوا علی الکفر و ترکوا الاسلام و فارقوا الایمان و جحدوا الالہ و الرسل و التنزیل فنعود باللہ من ذہب الی ہذہ المقالة۔

یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مولیٰ علی نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر ان میں سے کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر ہو گئے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے الحمد للہ اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہ ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دار الفتن بند پر محن کی زمین میں فتنوں کی بوچھاڑ کی گندہ بہا رہیں وہ ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بجز اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الہی سے الم نہلاک الاولین ۵ ثم یتبعہم الاخرین ۵ کذاک نفعل بالمجرمین ۵ کا منتظر ہے۔

تحفہ شرح منہاج میں ہے:

## تحفہ شرح منہاج

او کذب رسولا و نبیا و نقصہ بای منقص کأن

صغرا سبہ مریدا تحقیقہ او جوز نبوتہ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نبی قبل فلا یرد۔

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے مثلاً بہ نیت تو ہیں اس کا نام چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

## شرح فرائد

فساد مذہبہم غنی عن البیان بشہادۃ العیان کیف و هو

یودی الی تجویز مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ و ذلک یرتزم

تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و آخر المرسلین و فی

السنة انا العاقب لا نبی بعدی و اجمعت الامۃ علی ابقاء هذا الکلام علی ظاہرہ

و هذا احدی المسائل المشہورۃ الی کفرنا بہا الفلاسفة لعنہم اللہ تعالیٰ۔

فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے

پا سکتا ہے۔ اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ اُن کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں آنکھوں

دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے

میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص

فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں کچھلا نبی ہوں کہ میرے

بعد کوئی نبی نہیں اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ

میں آتے ہیں یہ ان مشہور مشلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو

کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

نقل ہذین خاتم المحققین معین الحق السبین السیف المسلول مولانا

فضل الرسول قدس سرہ فی المعتقد المنتقد۔

مواہب شریف آخر نوع ثالث مقصد سادس میں امام ابن  
مواہب شریف جان صاحب صحیح مسمی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولي افضل من

النبي فهو زنديق الى اخره۔

جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی یا کسی ولی کو کسی  
نبی سے افضل بتائے وہ زندقہ بے دین ملحد و ہر باہے۔ علامہ زرقانی نے اس کی دلیل  
میں فرمایا:

لتكذيب القران وخاتم النبیین۔

یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

بجز الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے:

امام نسفی صنف من الروافض قالوا ان الامراض لا تخلو من نبی والنبوة  
صارت ميراثا لعلی واولاده وقال اهل السنة والجماعت لا نبی بعد نبینا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقوله تعالیٰ ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین  
وقوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر  
لانہ انکر النص وكذلك لو شك فیہ احد ببعض اختصار۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولیٰ علی  
اور ان کی اولاد کے لیے میراث ہو گئی ہے اور اہل سنت و جماعت نے فرمایا ہمارے  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول  
ہیں اور سب انبیاء میں پہلے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد  
کوئی نبی نہیں تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے  
یوہیں جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ابوشکور سالمی میں ہے:

تمہید ابوشکور سالمی

قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا من النبي قط وهذا كفر لان الله تعالى قال وخاتم النبيين ومن ادعى النبوة في زماننا فانه يصير كافرا ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك في النص ويجب الاعتقاد بانه ما كان لاحد شركة في النبوة لمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان عليا كان شريكا لمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم في النبوة وهذا منهم كفر۔

رافضی کتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعوی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

بجر العلوم ملک العلماء مولانا عبدالعلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں؛  
**مولانا عبدالعلی** "محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین والابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الاصحاب والاولیاء وهاتان القضیتان مما یطلب بالبرهان فی علم الکلام والیقین المتعلق بہما یقین ثابت ضروری باق الی الابد و لیس الحکم فیہما علی امر کلی یجوز العقل تناول هذا الحکم لغير هذین الشخصیین وانکار هذا مکابرة و کفر" محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الابد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امر کلی کے لیے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لیے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

فیہ لف و نشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے

انکار قرآن و سنت و اجماع امت کے ساتھ مکابره ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیا ہونے سے انکار کفر و العیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی مواسیہ لدنیہ مقصد سابع فصل اول پھر علامہ عبد الغنی نابلسی حدیقہ ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی ولدنی شیطانی والمحك هو الوحي ولا وحي بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واما قصة موسى مع الخضر عليهما الصلاة والسلام فالتعلق بهما في تجويز الاستغناء عن الوحي بالعلم اللدني الحاد وكفر مخرج عن الاسلام موجب لاراقه الدم والفرق ان موسى عليه الصلاة والسلام لم يكن مبعوثا الى الخضر ولم يكن الخضر مامورا بمتابعته ومحمد صلى الله تعالى عليه وسلم الى جميع الثقيلين فرسالتهم عامة للجن والانس في كل زمان فمن ادعى انه مع محمد صلى الله تعالى عليه وسلم كالخضر مع موسى عليهما الصلاة والسلام او جوز ذلك لاحد من الامة فليجدد اسلامه وكفرة بهذه الدعوى، وليشهد شهادة الحق (ليعود الى الاسلام) فانه مفارق لدين الاسلام بالكلية فضلا عن ان يكون من خاصة اولياء الله تعالى وانما هو من اولياء الشيطان وخلفائه ونوابه (في الضلال والاصلال) والعلم اللدني الرحمانی هو ثمرة العبودية والمتابعة لهذا النبي الكريم عليه انزكى الصلاة و اتم التسليم وبه يحصل الفهم في الكتاب والسنة بامر يختص به صاحبه كما قال علي (امير المؤمنين) وقد سنل (كما في الصحيح وسنن النسائي) هل خصكم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بشئ دون الناس (كما تزعم الشيعة) فقال لا افهما يؤتیه الله عبدا في كتابه او مختصرا مزيدا ما بين المهملين من شرح العلامة الزرقانی۔

یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی اور ان کے پچھاننے کی معیار روحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے مطابق ہے، رہا خضر و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا قصہ کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو معلوم نہ تھا، اسے یہاں دستاویز بنا کر علم لدنی کے سبب وحی کی پرواہ نہ رکھنا زری بے دینی و کفر ہے۔ اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم دیا کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الی قومہ خاصہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن وانس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (دارسلت الی الخلق کافۃ) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن وانس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یا امت میں کسی کے لیے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہو گیا مسلمان ہونے کے لیے کلمہ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چہ جائے انکہ اللہ عزوجل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی و گمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح صحیح بخاری و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شے ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا رافضی گمان کرتے ہیں فرمایا نہ۔ مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی رزقنا اللہ تعالیٰ بمنہ والائہ بفضل رحمتہ باولیائہ وصلی وسلم علیٰ خاتم انبیائہ محمد و آلہ وصحبہ واحبائہ امین۔

ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحتاً  
**سید کفر یہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا** جاہد ہو یا تاویل کامرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص

بعید امیری قاسمی مشہدی مرید رافضی غالی و ہابی شدید۔ سب صریح کافر مرتد طریق علیہم لعنة  
العزیز الاحمید اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہ لیس من اہلک  
انہ عمل غیر صالح نہ اسے سید کہنا جائز۔



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

منافق کو سید نہ کہو لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یکن سیدا فقد استحطتم

سبکم عز وجل -

منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عز وجل کا غضب ہو

رواہ ابوداؤد النسائی بسند صحیح عن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت حاکم کے

لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عز وجل جو کسی منافق کو اے

سید کہے اُس نے اپنے رب عز وجل کا غضب اپنے اوپر لیا والعیاذ باللہ رب العلمین -

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتقال

حکمی ہو چکا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں

براہ غلط سید کہلاتا ہوا ائمہ دین اویا نے کا ملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح

فرماتے ہیں کہ سادات کرام بجز اللہ تعالیٰ جانتے کفر سے محفوظ و مصنون ہیں جو واقعی سید ہے اس

سے کبھی کفر واقع نہ ہو گا قال اللہ تعالیٰ انہا یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت

ویطہرکم تطہیرا ۵ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اسے نبی کے گھر

والو اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھر کر کے -

تمام فوائد اور بزار و ابو یعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان فاطمة احصنت فحرمها اللہ و ذریعتها علی النار -

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ عز وجل نے اُسے اور اُس کی ساری

نسل کو آگ پر حرام کر دیا -

ابو القاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت

اہلبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سالت مرابی ان لا یدخل احد من اهل بیتی النار فاعطانیہا میں نے اپنے رب  
عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد  
عطا فرمائی۔

اہلبیت عذاب سے بری ہیں طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ان اللہ تعالیٰ غیر معذبک ولا ولدک۔  
بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:  
انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا وذریتہا عن النار یوم القیامۃ۔ فاطمہ اس لیے  
نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرما دیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جا سکتے قرطبی آہ کہ یہ کہہ دے لسوف یعطیک ربک فترضی کی  
تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے ناقل کہ انہوں نے فرمایا:

رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا یدخل احد من اهل بیتہ النار  
یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راضی کر دینے کا وعدہ فرمایا اور محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ اُن کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔  
نار دو قسم کی ہے نار ظہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نار خلود کافر کے لیے ہے اہلبیت  
کرام میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سید مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلی اللہ  
تعالیٰ علی سیدہم وعلیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو

لہ افادہ الہیثمی فی الصواعق حیث قال جاء بسند رواہ ثقات انہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمۃ فذکرہ ۱۲ منہ

اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی تسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظ لیجیے اور یہی ظاہر لفظ سے تباہ اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلو و مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامة الزرقانی میں زیر حدیث مذکور اننا سمیت فاطمہ ہی فاما ہی وابتاها فالمنع مطلق واما من عداہم فالمنوع عنہم نار الخلود اذ ان الله تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم اما ما رواہ ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسیٰ کاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمہ احصنت فقال خاص بالحسن و الحسين و ما نقله الاخباریون عنہ من تو بیخہ لآخیه زید حین خرج علی امامون وقوله اغرک قوله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمہ احصنت الحدیث ان هذا لمن خرج من بطنها لالی ولا لك فهذا من باب التواضع وعدم الاعتزاز بالمناقب وان كثرت كما كان الصحابة المقطوع لهم بالجنة علی غاية من الخوف والمراقبة والالفاظ الذریة لا یختص بہن خرج من بطنها فی لسان العرب ومن ذریئہ داؤد وسلیمن الایہ و بینہم و بینہ قرون کثیرة فلا یرید ذلک مثل علی الرضا مع فصاحتہ ومعرفتہ لغتہ العرب علی ان التقلید بالطاء مع یبطل خصوصیتہ ذریئہا ومجیہا الا ان یقال لله تعذیب الطائم فالخصوصیتہ ان لا یعذبہ اکراما لها والله اعلم اھ مختصرا ورائیتی کتبت علی ہامش قوله الا ان یقال ما نصہ۔

اقول ولا یجبدی فان الوقوع ممنوع باجماع اهل السنہ واما الامکان فثابت عند من یقول بہ الی خلاف ائمتنا لما تریدہ رضی الله تعالیٰ عنہم فانہم یجیلونہ وقد تکلمت فی مسئلۃ علی ہامش فوائد الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بما ینکفی ویشتفی فانی اجدنی فیہا ارضی و امیل الی قول ساداتنا الا شعریۃ رحمہم الله تعالیٰ ورحمنا بہم جمیعا والله اعلم بالصواب فی کل باب۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے : اذا انقرر ذلك فمن علمت نسبتہ الی ال البيت النبوی والسر العلوی لا یخرجہ عن ذلك عظیم بجنایتہ ولا عدم دیانہ وصیانہ

ومن ثم قال بعض المحققين ما مثل الشريف الزاني او الشارب او السارق مثلا  
 اذا ائتمنا عليه الحد الا كما مير او سلطان تطلخت رجلاه بقدر فغسله عنهما بعض  
 خدمه ولقد يرفي هذا المثال وحقق وثنياً مل قول الناس في امثالهم الولد  
 العاق لا يحرم الميراث نعم الكفر ان فرض وقوعه لاحد من اهل البيت والعياذ بالله  
 تعالى هو الذي يقطع النسبة بين من وقع منه وبين شرفه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 انما قلنا ان فرض لاني اكد ان اجزم ان حقيقة الكفر لا تقع ممن علم اتصال  
 نسبه الصحيح بتلك البضعة الكريمة هاشاهم الله عن ذلك وقد احال بعضهم  
 وقوع نحو الزنا واللواط ممن علم شرفه فما ظنك بالكفر.

امام الطريقة لسان الحقيقة شيخ اكبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
**شیخ اکبر اور اہل بیت** فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لما كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عبدا محضا قد طهره الله واهل  
 بيته تطهيرا و اذهب عنهم الرجس وهو كل ما يشينهم فهم المطهرون بل هم  
 عن الطهارة فهذه الآية تدل على ان الله تعالى قد شرك اهل البيت مع رسول  
 الله صلى الله تعالى عليه وسلم في قوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما  
 تاخر و اى و نسخ و قدر من الذنوب فطهر الله سبحانه نبياه صلى الله تعالى عليه  
 بالمغفرة مما هو ذنب بالنسبة اليه فدخل الشرفاء اولاد فاطمة عليهم رضی اللہ  
 تعالى عنهم و من هو من اهل البيت مثل سلمان الفارسي رضی اللہ تعالیٰ عنہ الى  
 يوم القيمة في حكم هذه الآية من الغفران الى اخر ما افادوا جاد و ثمة كلام طويل  
 نفيس جليل فعليك به رزقنا الله العمل بما يحبه و يرضاه امين.

اگر کہیے بعض کٹر نیچری پیشمارا شد غالی را فضا بہت سچے ملحد جھوٹے  
**بد عقیدہ سپید** صوفی کچھ ہفت خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحتاً  
 منکرین ضروریات دین ہیں سپید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول کہلانے سے واقفیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر

”فناعت والناس امناء علی النسا بہم مگر جب خلافت پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول  
 وعلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار کافر نجس ہے قال تعالیٰ انما  
 المشرکون نجس اور سادات کرام طیب و طاہر قال تعالیٰ و یطہرکم تطہیرا اور نجس و  
 طاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شے پر معاً ان کا صدق محال جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ  
 سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحتاً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً  
 ظاہر اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں  
 اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعویٰ سید بن بیٹھے

غلہ تا ارزاں شود امسال سید می شوم

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل  
 رافضی سید ہے۔ آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر

میں جا کر رفض اختیار کر کے کل بی میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن  
 بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعا کی سیادت کیا اور جب سے یوہیں مشہور  
 چلا آتا ہو اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اسی پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی  
 نسبت یہ شہادت نامہ ہے علامہ محمد بن علی صہبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ  
 وفضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

ومن این تحقق ذلك لقیام احتمال زوال بعض النساء و کذب بعض الاصول  
 فی الانتساب۔

یہ وجہ ہیں ورنہ حاشا للہ ہزار ہزار حاشا للہ نہ لطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ  
 کفر و کافر کی گنجائش نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذاً  
 باللہ دخول نار کے لائق الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل

الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی و ہابی  
 متصرف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

تین قیاس پر مشتمل :

**دلیل اول** ۱۔ یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ : یہ شخص نجس ہے۔  
۲۔ ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔ نتیجہ : کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

۳۔ اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔  
نتیجہ : یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

قیاس مرکب یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر  
**دلیل دوم مستحق نار۔**

نتیجہ : یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔

نتیجہ : یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔  
نتیجہ : یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دو سکر کا شاہد ہر مومن کا ایمان اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان  
والحمد لله الکریم المنان والصلاة والسلام الا تمان الا کملان علی  
سیدنا و مولانا سید الانس و الجان خاتم النبیین بنص الفرقان و علی الہ  
وصحبہ و تابعیہم باحسان و علینا معهم یا اللہ یا رحمن امین امین یا رؤف  
یا حنان سبحنک اللہم و بحمدک اشهد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب  
الیک و اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علیہ جل مجدہ اتم و احکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی  
کتبہ  
عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قاوررہ ۱۳۰۱ھ

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

## تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکتبہ معظوم امجدہ

الحمد لله الذي جعلنا من ذوى العقول ومنحنا بالرضا والقبول نسأله  
الصلاة والسلام كما ينبغي لجلال عظمت قدر نبينا وسيدنا محمد صلى الله  
تعالى عليه وسلم خاتم الانبياء وسيد كل رسول اشهد ان لا اله الا الله  
وحده لا شريك له المنزه عن الكذب والافول والصلاة والسلام على سيدنا  
محمد خاتم انبيائه واشرف رسله السبعون الى كافة الخلق والى الاسود  
والاحمر هو الشافع المشفع فى المحشر صلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه  
المصابيح العزرة وعلى الائمة المجتهدين الى يوم اليقين اما بعد فقد نورت جفنى  
باشهد هذا الجواب فى اطرب من جواب اصاب لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من  
خلفه بل هداية مهداة الى الحق والصواب وكيف لا وهو للبحر الطمطمم والجبر  
الفهام قدوة الفقهاء والمحدثين وزبدة الكملاء والمفسرين رياض البلعاء  
التكلمين ومركز الفصحاء الماهرين جامع المتون وشارح الفنون التنى النقى  
نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ القارى الشيخ احمد رضا خان لازالت  
شموس افاضته على العلمين مشرقه وصمصام اجوبته لاعناق الملحددين  
قاطعه جزاه الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء وجمع الله شمله مع الاوتاد  
والنجيا فلعمري ان هذا الجواب لا يقبله الا ذوق قلب سليم ولا يخوض فيه  
بالباطل الا الملحد الزنديق الرجيم كما قيل

الحمد لله ان الحق قد ظهر ا  
الا على اكنه لا يعرف القمر ا





عقیدہ باین طور رکھتا ہے کہ حضرات علی وفاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا و رسول  
 کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے اور ان حضرات اربعہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ قرآن مجید کے برابر ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت  
 اولیاء کاملین سے ہے یا رافضی غالی کافر اولیائے شیاطین سے ہے بنیوا توجروا۔

الجواب والله الملمہم للصواب

حضرات اہل بیت کرام کو جو انبیا و رسول کہتا ہے یہ قول اس کا مستلزم کفر صریح ہے  
 اور ادعا اس کے ثبوت کا احادیث سے کذب محض ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا برگزیدہ اہل سنت  
 اور اولیائے کاملین میں سے نہیں ہو سکتا ہے بلکہ بموجب تصریحات کتب عقائد و فقہ و حدیث  
 کے کافر و اولیاء شیاطین سے ہے چنانکہ تصریح اس کی عامہ کتب میں مانند معتد علامہ نور شہتی و  
 شفاء قاضی عیاض و زواجہ ابن حجر و فتاویٰ عالمگیری میں موجود ہے فقط واللہ اعلم

الجبیب مصیب

کتبہ محمد عبد القیوم القاری

عالمقندر  
 مطبع الرسول  
 ۸۹

صح الجواب

حررہ الفقیر عبد القادر عفی عنہ

نقل فتوائے علمائے لاہور و حیدرآباد و کنوہلی و کراچی

الجواب وهو الموفق للصواب

مندرجہ بالا عقیدہ اہل سنت و جماعت کا نہیں ہے جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے عالم ظہور میں تشریف لانے کے بعد کسی اور شخص کو خواہ وہ ذکور میں سے ہو یا انات میں  
 از سر نو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا اور نہ رسالت کا جو شخص حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کے عالم ظہور میں تشریف لانے کے بعد کسی اور کے لیے از سر نو منصب نبوت  
 اور رسالت دیا جائے گا یا اس پر بیعتی وحی والہام یقینی کے نازل ہونے کا قائل اور معتقد ہو  
 وہ نہ صرف دائرہ اہلسنت و جماعت سے ملحد و بددائرہ اسلام سے خارج ہے قال القاضی  
 عیاض فی کتابہ الشفا فی تعریف حقوق المسلمین و كذلك من ادعی نبوة احد مع نبینا علیہ

الصلاة والسلام اوبعدہ کا لعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالته الى العرب  
 وكالخرمية القائلين بمشاركة على رضى الله تعالى عنده في الرسالة للنبي صلى الله تعالى  
 عليه وسلم وكذلك كل امام عند هؤلاء يقوم مقامه في النبوة والحجة والزيفة  
 والبيان من القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هؤلاء ومن ادعى النبوة لنفسه  
 او جوز اكتسابها والبلوغ بصفاة القلب الى مرتبتها كالفلاسة وغلاة المتصوفة و  
 كذلك من ادعى انه يوحى اليه و ان لم يدع النبوة او انه يصعد الى السماء ويدخل  
 الجنة وياكل من اثمارها ويعانق الحور العين فهو لا كهم كفار مكذبون للنبي  
 صلى الله تعالى عليه وسلم لانه اخبر انه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين  
 ولا نبي بعده واخبر عن الله تعالى انه عليه السلام خاتم النبيين وانه ارسل  
 كافة للناس واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهرة وان مفهومه المراد  
 به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً  
 وسمعا - ص ۳۶

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:  
 "عقیدہ وہم انکم انجناب خاتم النبيين ست لانی بعدہ جمیع فرق اسلامیہ  
 بہیں قائل اند الاچند فرقہ از شیعہ مثل خطابیہ و عمریہ و منصوریہ و اسحاقیہ و  
 مفضلیہ و سبعیہ کہ بے پردہ مخالفت ایں عقیدہ دارند" ص ۱۸

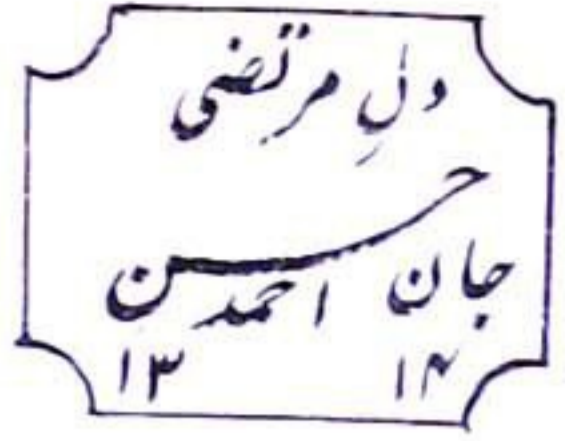
لیکن اس میں شک نہیں کہ حضرت علی و حضرت زہرا و حضرات حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے  
 محامد و فضائل سے کتب حدیث بھری ہوئی ہیں اور ان کی جناب میں کسی قسم کی سوہ ادبی کا خیال  
 بھی سخت باعث وبال و کمال ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ وجہہ  
 انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبي بعدی متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۶  
 عن ام سلمة رضى الله تعالى عنه قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
 لا يجب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن رواه احمد والترمذى وقال هذا حديث  
 حسن غريب اسنادا مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۵ وعن المسور بن المخرمة ان رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم قال فاطمة بضعة مني فمن اغضبها اغضبني وفي رواية  
 يريني ما را ابها ويؤذيني ما اذاها متفق عليه مشكوة شريف ص ۵۶ وعن ابى سعيد قال  
 قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب اهل  
 الجنة رواه الترمذى مشكوة شريف ص ۵۶ وعن زبيد بن ارقم ان رسول الله  
 صلى الله تعالى عليه وسلم قال لعلى وفاطمة والحسن والحسين انا حرب  
 لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم رواه الترمذى مشكوة شريف ص ۵۶ عن مرضى الله  
 تعالى عنده دعاني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال ان فيك من عيسى مثلاً  
 ابغضته اليهود حتى بهتوا امه واحبته النصارى حتى انزلوه بالمنزل الذي  
 ليس به الا والله يهلك في اثنان محب يقرضني بما ليس في ومبغض يحمله  
 شنائي عني ان يهتني الا اني لست ببني ولا يوحى الي ولكني اعلم بكتاب الله وسنة  
 نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم ما استطعت فما امرتكم من طاعة الله فحق عليكم  
 طاعتي فيما احببتم وكرهتكم من امام احمد ج ۱ ص ۱۶ هذا عندى والله اعلم بالصواب  
 كتبه العبد الذنب المفتى محمد عبداللہ عفى عنه

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
عبد اللہ مدرس ثانی مدرسہ نعمانیہ لاہور	محمد اسماعیل عفی عنہ مدرس اول مدرسہ پیمبریانارکلی	غلام احمد مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور
الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
غلام محمد دوم مدرس پیمبر	محمد ذاکر گوبی مدرس اول مدرسہ جمیہ فقیر غلام محمد گوبی عفی عنہ امام مسجد شاہی لاہور	
بذ الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد حسین عفی عنہ	محمد عبدالرشید ربوی عفا اللہ عنہ قاضی نور الحسن معین ناظم انجمن مستشار العلماء لاہور	
الجواب صحیح		
کتبہ التامنی ظفر الدین احمد عفا اللہ عنہ		
الجواب صحیح		

احمد حسن عفی عنہ کانپوری استاذ قاضی سراج الدین پالن پوری

اصاب من اجاب



مہر استاذ الازاد قاضی سراج الدین پالن پوری

الجواب صحیح

ابو محمد عبدالحی عفی عنہ مصنف تفسیر حقانی ہوا موفق

ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے انبیاء و رسول ہونے کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔

تفسیر ابوسعور میں ہے:

لان معنی کونہ خاتم النبیین انہ لا ینبأ احد بعدہ انتہی واللہ اعلم و علمہ احکم۔ حررہ الراجی عفوریہ الوحید ابوالحامد محمد عبد الحمید غفر اللہ

ذنبہ وسترعیوبہ ۳۱۴ ر ج

## فتوے علمائے پانی پت و دستخط مصنف انوار ساطعہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ما کان محمد ابا احد من راجا لکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث نبوی میں ہے لا نبی بعدی۔ اس آیت و حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہونے کا اور یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی و حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیغمبری حدیث سے ثابت ہے وہ بالکل جھوٹا ہے اس بات کا کہیں قرآن و حدیث میں ذکر نہیں ہے جس شخص کا سوال میں ذکر ہے وہ تو رافضیوں سے بھی بڑھا ہوا ہے اور نص قرآنی کا منکر جو ہو وہ کافر ہے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ العبد المذنب عبدالسلام عفی عنہ انصاری نهم جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ یوم دو شنبہ

الجواب صحیح وراہی المحجیب نجیح

محمد کبھی ۱۳۱۲

عبد السمیع

صح الجواب بلا ازیاب  
حررہ عبد السمیع انصاری

قال مولانا ابو شکور سلمی فی التہید کلام الروافض مختلفہ فی بعضہ یكون  
کفر و بعضہ لا فلو قال ان علیا کان الہا نزل من السماء کفر و قال بعضهم بانہ  
شریک لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوة و قال بعضهم النبوة  
کانت لعلی وجبرئیل اخطاء و منهم من قال ان علیا کان من الرسول فہذا کلہ  
کفر انتہی خلاصہ ترجمہ عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت علی خدا ہیں نازل  
آسمان سے ہوئے ہیں یا وہ شریک ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوة میں  
یا نبوة تھی واسطے علی کے لیکن جبرئیل نے خطا کی یا علی افضل ہیں رسول سے یہ تمام کفر ہے پس  
جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی وغیرہ رسالت اور نبوة میں شریک ہیں وہ اہلسنت و جماعت  
نہیں ہے بلکہ وہ اس فرقہ رافضی نالیہ میں ہے کہ جن کو صاحب تمہید نے کافر کہا ہے فقط  
محمد خلیل اللہ عنہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ یوم جمعہ -

صلی اللہ علیہ وسلم

## فتوائے سہارن پور

جو شخص حضرات علی و فاطمہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسل کہتا ہے اور یہ  
عقیدہ رکھتا ہے کافر ہے کیونکہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں مصرح ارشاد فرماتا ہے و لکن رسول  
اللہ و خاتم النبیین تو جس شخص نے ان حضرات کو بھی نبی و رسول کہا وہ اس آیت شریفہ کا  
منکر ہوا اور آیت قرآنی کا منکر کافر ہوتا ہے اور نیز جس طرح نبی اور رسول پر شرعاً ایمان لانا  
فرض ہے اسی طرح غیر نبی و رسول کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا کفر ہے اور شیعہ کے نزدیک  
بھی تو ان حضرات کو نبی اور رسول کہنا جائز نہیں ہے چنانچہ روایات شیعہ کی اصح الکتاب  
اصول کافی وغیرہ میں موجود ہیں لہذا یہ شخص اثناعشری روافض میں بھی نہ ہو بلکہ یہ شخص غالی رافضی  
اور کافر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم - حررہ خلیل احمد عنہ مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور

(۲) اور یہ عقیدہ کہ حضرات موصوفین کا مرتبہ قرآن مجید کے برابر ہے فاسد ہے اس کا منشا بھی وہی ہے کہ اُن کو معصوم اعتقاد رکھا ہے حالانکہ یہ حضرات معصوم نہیں ہیں اور قرآن مجید کا حکم قطعی ہے علاوہ اس کے کلام الہی خدائے تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ حضرات مخلوق ہیں مخلوق کا مرتبہ خالق اور اس کی صفت کے برابر نہیں ہو سکتا اور یہ حضرات قرآن مجید کے اتباع کے مکلف و مامور ہیں اور ظاہر ہے کہ تابع مقبوع کے برابر نہیں ہو سکتا ہے فقط

حررہ خلیل احمد مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الہجیب مصیب حضرت علی وفاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا کہنا اور اعتقاد رکھنا کفر صریح ہے اور قرآن مجید کے برابر سمجھنا ضلالت ہے جیسا کہ مجیب نے مدلل ثابت فرمایا۔

خلیل الرحمن حلف مولانا احمد علی محدث سہارنپوری

صحیح الجواب      الجواب صحیح      الجواب صحیح      الجواب صحیح  
صدیق احمد عفا اللہ عنہ      عنایت الہی عفا اللہ عنہ      تائب علی عفی عنہ      محمد رحم الہی عفی عنہ

## فتوے دیوبند

ایسا اعتقاد رکھنے والا مسلمان سنی نہیں بلکہ روافض سے بھی بدتر ملحد و بددین ہے کیونکہ یہ انکار ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے قال اللہ ما کان محمد ابا احد من سراجکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ لا نبی بعدی پس رسول و نبی کہنا کسی کو بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الحاد و کفر ہے اعادنا اللہ تعالیٰ منہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح      الجواب صحیح

بندہ محمود عفی عنہ محمد منفعیت علی مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

العزیز الرحمن  
و توکل علی  
۱۳۰۶

۱۳۱۵  
محمد منفعیت علی

## فتوے گنگوہ

جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرات علی وفاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء و مرسلین ہیں اور ان کا نبی کہنا ثابت ہے وہ شخص کافر ہے کیونکہ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہے، جس کا ثبوت نصوص قطعیه قرآن و حدیث سے ہے قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور ایک حدیث میں جس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے آیا ہے و ختم بی الرسل و دوسری مسلم کی حدیث میں و ختم بی النبیین اور ایک روایت میں آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اور ایک حدیث میں آیا ہے وانا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی پس ایسا عقیدہ رکھنے والا یقیناً کافر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید عفی عنہ گنگوہی

۱۳۰۰  
احمد رشید

تمت بالخیر





مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید

# السُّوءُ الْعِقَابُ عَلَى رِيحِ الْكُذِّابِ

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت عالم اہل سنت قانع بدعت مجددانہ حاضرہ  
امام ملت طاہرہ مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خاں بریلوی  
قدس سرہ

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور



## مسئلہ

مسئلہ از امرت سرکڑہ گرباسنگھ کوچہ پنڈاشاہ مرسلہ جناب مولینا مولوی محمد عبدالغنی صاحب

واعظ۔ ۲۱ ربیع الآخر شریف۔ ۱۳۲۰ ہجری۔

مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانچا لیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا زوجین عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے اولاد بھی ہوئی اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبیح عقائد کفریہ مرزا یہ سے مصطلح ہو کر علی رؤس الاشہاد نہرویات دین سے انکار کرتا رہتا ہے سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجل و مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ۔ بنیوا توجروا۔

## خلاصہ جوابات امرت سر

۱۔ شخص مذکور بائٹ آنکہ جو عقیدہ مرزا کا ہے جو با اتفاق علماء دین کافر ہے مرتد ہو چکا منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا مرتد کو اپنی ولایت صغاً پر ولایت نہیں ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

۲۔ شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ نبی کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہو اپس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوتی ہے عورت کو مہر ملنا ضروری ہے اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے۔

عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی۔

۳ - لا یشک فی ارتداد من نسب المسمیزم الذی هو من اقسام السحر الحی  
الانبیاء علیہم السلام و اهان روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و ادعی  
النبوة و غیرها من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمة لا شک فی فسخه کن  
لہا المہر و الاولاد الصغار ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ -

۴ - شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہوا اولاد عورت کو دینی جائیگی  
عورت کامل مہر لے سکتی ہے - ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ -

۵ - انچہ علمائے کرام از عرب و ہند پنجاب و ترکخیز مرزا قادیانی و معتقدان و سے فتویٰ دارہ اند  
ثابت و صحیح ست قادیانی خود رانی و مرسل یزدانی قرار میدہد توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ  
و السلام و انکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریر آتش پر ظاہر ست (نقل عبارات از الہ  
کہ از رسائل مرزا ست) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی -

۶ - احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین -

۷ - شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ از الہ و غیرہ  
تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان ہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی  
ایمان نہیں - ابو الوفاء ثناء کفہ اللہ مسنف تفسیر ثمانی امرت سری -

۸ - قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز  
دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا از الہ) میں اس نے صراحتہ لکھا ہے کہ میں سول  
ہوں لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے - مرتد کا نکاح منفسخ  
ہو جاتا ہے - اولاد صغار و والد کے حق سے نکل جاتی ہے - پس مرزائی مرتد سے اولاد  
لے لینی چاہیے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے - ابو تراب  
محمد عبد الحق امرت سر بازار صابونیان -

۹ - مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کے منکر معجزات کو مسمیزم تحریر کیا ہے  
مرزا کافر ہے - مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد  
ہے سما جزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات

جیلانی بٹالہ شریف -

۱۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بے شک موجب کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ۔

مراسلت حامی سنت جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب اسامی حضرت عالم سنت و اظہار عالمی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قاضی فساد و بدعات دافع جہالت و ضلالت مفسخر العلماء المحنضیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ لعلمہ تحفہ تجیات و تسلیات مسنونہ رسائیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور و جلال کذاب قادیانی فتور و فساد برخواست است بموجب حکم آزادگی بہ ہیج صورتی در چنگ علماء آن دہری را بن دین اسلام نمی آید اکنون ایں واقعہ در خانہ یک شخص حنفی شد کہ زنی مسلمہ در عقد شخصے بودہ آن مرد مرزانی گرد بد زن مذکورہ ازوے این کفر با شنیہہ گریز نمودہ بنجانہ پدر رسید لہذا برائے آن و برائے ستد آیندہ و تنبیہ مرزانیان فتویٰ ہذا طبع کردہ آید امید کہ آن حضرت ہم بہرہ و دستخط شریف خود مزین فرمائید کہ باعث افتخار باشند سیر از ندوہ کد ام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرت سر از مدت دو ماہ شدہ است فتوے ہذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتوے دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدین ازینجیت مردمان بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ پیشود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکہ اللہ عن الاسلام و المسلمین۔

المتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرت سر کڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شدہ۔

فتوے حضرت مجدد المائۃ الحاضر امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں مظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله وصحبه

المکرمین عندہ رب انی اعوذ بک من ہذبت الشیطین واعوذ بک رب ان  
 یحضرون۔ اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال  
 سے بچائے۔ قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے اور حکم  
 آنکہ ص

عیب وے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے۔ مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصل شک نہیں  
 مگر لاواللہ الا اللہ علیہ صلوات اللہ علیہ مسیح و جمال علیہ اللعن والنکال پہلے اس ادعا کے  
 کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوبوان  
 مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تارینچی الصاہرام الربانی علی  
 اسراف القادیانی مسمی کیا یہ رسالہ حامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مکرنا فاشی  
 عبدالوجید صاحب حنفی فردوسی صیین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد  
 سے ماہوار شایع ہوتا ہے طبع فرمادیا بچد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور عزوجل  
 قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں مجیب مفتیم نے جو اقوال ملعونہ اُس کی  
 کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کیے تیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت و نجاست میں  
 اُن سے کچھ نسبت نہیں اُن میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجہ کثیرہ کفر و ارتداد  
 مبین ہے فقیر اُن میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ازالہ اوہام ہے اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے  
**کفر اول** میں احمد بوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد  
 میں مراد ہے آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ  
 والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے  
 تو ریت کی تصدیق کرنا اور اُس رسول کی خوشخبری سنانا ہوا جو میرے بعد تشریف لائے گا  
 جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتہ ادعا ہوا  
 کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مشرودہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

توضیح مرام طبع ثانی صد ۹ پر لکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے کفر و کفر وہی ہے۔

دافع البلاء مطبوخہ ریاض ہندس ۹ پر لکھتا ہے: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان کفر و کفر میں اپنا رسول بھیجا۔

مجبب پنجم نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام کفر چپا رکھا ہے اور نبی بھی۔ ان اقوال جبیشہ میں اولاً کلام الہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیر کریم میں یہ شخص مراد ہے نہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پرافتر کیا کہ وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے: بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ پرافتر کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور اللہ عز و جل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون ۰

رہنیک جو لوگ اللہ عز و جل پر جھوٹ بہان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

لے لا اللہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون سید المحدثین امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی انہیں کے مدد تھے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلكم من الامم اناس محدثون فان ین فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادق و الہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور میرے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے نہ نرسا دایا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا رواہ احمد و الترمذی و للحکم عن عقبہ بن عامر و الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقتہً نہ محدث ہے نہ محدث یہ ضرور ایک معنی پر مبنی ہو گیا الا لعنة اللہ علی الکذبین و العیاذ باللہ رب العالمین۔

اور فرماتا ہے :

انما یفتی الکذب الذین لا یؤمنون ۝

( ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں )

رالبعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے  
براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے :

فویل الذین یکتبون الکتب باید یہم ثم یقولون هذا من عند اللہ لیشتروا

بہ ثمنًا قلیلًا فویل لہم مما کتبت اید یہم وویل لہم مما یکسبون ۝

( خرابی ہے ان کے لیے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہیں یہ اللہ کے پاس ہے

تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں  
کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کے لیے اس کمائی سے )

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحتاً اپنے لیے نبوت و رسالت کا اعلان

قبیح ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم

النسبۃ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور

تیس نصوص کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا

ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا

فرض اجل و جزاء ایتقان ہے۔ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔

اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ انصیفت احتمال خفیف سے توہم خلاص

رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے

اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے

وہ بھی کافر ہیں الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذتاب اجل

کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آرٹیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی

خرداریا خرد ہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی

فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے واللفظ للعمادی





معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے)

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

هذا حقيقة معنى الاسسال وهذا مما لا شك في معناه وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله ادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد و صرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قالوا انت طالق وقال اسرادت محلوله غير مربوطه لا يلتفت لثله ويعد هذيانا اه ملتقطا-

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اُس نے ڈھالا ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار بہت دھرمی ہے با این ہمہ قائل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لیے تھے اس لیے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اُس کے معنی ظاہر سے پھرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے۔ اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اُسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لیے مدح و فضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کرے

دندان تو جملہ دروہا نند

چشماں تو زیر ابرو نند

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لیے فضل و شرف جانے گا جیسا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے۔ مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اُپر اور بھوٹوں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہو

ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک، کان، بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے جیسے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خلیت نے کچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القومی ثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

کل یوم ہونی شان بخوان  
 مرورا بے کار و بے فعلے مداں  
 کمترین کارش کہ آن رب احد  
 روزتہ لشکر روانہ میکند  
 شکرے ز اصلاب سوئے امہات  
 تا بروید در رحمہا شان نبات  
 لشکرے ز ارحام سوئے خاکداں  
 تا ز زو مادہ پر گردو جہاں  
 لشکرے از خاکداں سوئے اجل  
 تا بر بندہ ہر کسے حسن عمل

حق عزوجل فرماتا ہے:

فارسنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم۔

(ہم نے فرعونوں پر جیسے طوفان اور ٹیریاں اور جوہیں اور پینڈکیں اور خون)

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جیسے ٹیری اور پینڈک اور جوہں اور کتے اور سوئر  
 سب کو شامل مانے گا۔ ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے  
 کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی اُن کی طرف سے  
 فرماتے ہیں:

ما سمعیم و بصیریم و خوشیم با شمانا محرمان ما غاشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وان من شیء الا یسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبیحهم۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شیء الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرة الجن والانس۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر، جن اور آدمیوں کے)

سواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحہ

خاتم الحفاظ حق سبحانہ، وتعالیٰ فرماتا ہے:

فمکت غیر بعید فکان احطت بما لم تحط به وجئتک من سبأ نبأ یقین ۵

(کچھ دیر ٹھہر کر ہد ہد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم

ہوتی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں مک سب سے ایک یقینی خبر

لے کر حاضر ہوا ہوں) حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من صباح والارواح الا وبقاع الارض ینادی بعضها بعضا یا جارة هل مر بک

الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ فان قالت نعم رأت ان نھا بذک فضلا۔

کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ

کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا

ذکر الہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے

مجھ پر فضیلت ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم فی الحلیة عن انس رضی اللہ تعالیٰ

عندہ تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بت پرست کافر ہر

پرکچھ بند رہتے، سوز کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کے گاہرگز نہیں تو صاف روشن ہوا کہ معنی

لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی

قلعی موجود۔ وبعبارۃ اخرے معنی چارہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل اب یہی رہا کہ فریب وہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاشا للہ ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظّم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں کیا عمرو جنگل میں سوڑ کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ مجھے میری اصطلاح میں برہگورے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کیسے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور نلفظ مرجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معہذا قادی یعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والے قوموں میں ہے قادت قادیۃ جاء قوم قد اقصوا من البادیۃ والفرس قادیان اسرع قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں برہگورے جنگلی کا نام قادیانی ہوا کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمر کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے حاشا وکلا کوئی ماقبل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف یوں اصطلاح خاص کا ادما سموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم و برہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت لینے وقت ہاں کہا تھا ہماری اصطلاح (ہاں) یعنی (ہوں) یعنی ہم زجر و انکار ہے۔ لوگ

بیع نامے لکھ کر جبری کر کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الی غیر ذلک من فسادات لا تحصی تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ جو رو اور جائداد کے باب میں تاویل و سنہن اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناویں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و اللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا تو ان عظیم میں ایسے بیہودہ غدروں کا درجا جلا چکا ہے فرماتا ہے:

قل لا تغتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم -

اُن سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ

سب العالین -

ثامناً کفر چہارم میں اُمتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔ رابعاً کفر اول میں تو کسی چھوٹے ادعاے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لیے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعی جمیع اُمت مرحومہ مرتد و کافر ہوا سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے تلتون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی تیس و جال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا و انا خاتم النبیین کا نبی بعدی خالان کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اُمت اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی لیے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور شبلی سچ ہے صدق بکہ مسیح و جال کا کہ

لہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا ہے والعیاذ باللہ سب العلمین۔  
دافع البلاء پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار  
کفر پنجم کیا ہے۔

کفر ششم اسی رسالہ کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

اشتہار معیار الاحیاء میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا  
کفر ہفتم بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں فقیر نے اپنے فتوے مسمی بہ سراد الرفضۃ<sup>۱۳</sup>  
میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح  
عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفسازی و اعلام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری و طریقہ  
محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہ کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ  
باجماع مسلمان کوئی ولی کوئی غوث کوئی سدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا جو ایسا کہ  
قطعاً اجماعاً کافر محمد ہے از انجملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی وهو امره مقطوع به والقائل بخلافه کافر کاندہ

معلوم من الشرع بالضرورة۔

(یعنی بر نبی بر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے

کہ یہ ضروریات دین سے ہے)

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون  
نہیں بلکہ (نبیوں) بتقدیم با ہے۔ یعنی بھنگلی درگنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان  
سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف  
آٹے وال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا۔ مگر  
افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریم لکھ کر کہتا ہے اگر میں اس قسم کے معجزات کو کرو نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسی کرشمے ٹھہرے اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حق عزوجل فرماتا ہے :

اذ قال الله يعيسى بن مريم اذكر نعمتي عليك وعلى والدتك اذ ايدتك بروح القدس تكلم الناس في المهد وكهلا واذ اعلمتك الكتب والحكمة والتوراة والانجيل واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني وتبرئ الاكمد والابرص باذني واذ تخرج الموتى باذني واذ كفت بني اسرائيل عنك اذ اجثتهم بالبئنت فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين ۰

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا بوکر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیق باتیں اور توریت و انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پر دانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیٹا نکالنا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو مسمریم بتایا جادو کہا بات ایک ہی ہوئی یعنی الہی معجزے نہیں کسی ٹھکوسلے ہیں ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ و علیہ وسلم نے بار بار بتا کید رو فرمایا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

انّی قد جئتکم بآیة من ربکم انّی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر

الآیة -



میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بنانا اور پھونک  
 مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ  
 گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مومنین ۝  
 بے شک ان میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکر فرمایا:

جنتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون ۝

دیں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو مگر  
 جو عیسیٰ کے رب کی نہ مانے وہ عیسیٰ کی کیوں ماننے لگا یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ  
 اپنی بڑائی سمجھی کرتے ہیں ۝

کس نہ گوید کہ دوح من ترش ست

پھر ان معجزات کو نہ روہ جانتا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم  
 کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض  
 یہ رسول ہیں کہ تم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اسی فضیلت کے بیان  
 میں ارشاد ہوا:

وآتینا عیسیٰ بن مریم البینۃ وایتدنتہ برورہ اللہ

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دیئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔  
 اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں  
 تو یہ وہی نبی پر اپنی تفصیل ہے بر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ  
 میں یہ کلمہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تسمیہ کفر ہے اور ایسی ہی کثیر  
 اس کلام ملعون کفر شتم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر شتم میں ہے کہ ازالہ ص ۱۶۱  
 پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن  
 اور توجید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے انا للہ وانا الیہ

سراجعون الا لعنة الله على اعداء انبياء الله و صلى الله تعالى على انبيائه وبارك  
 وسلم ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاعت شریف و شروح شفاء و سیف  
 مسلول امام نقی الملتہ والدین سبکی و روضۃ امام نووی و وجیز امام کردری و اعلام امام ابن حجر  
 مکی وغیرہ تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل  
 بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی  
 استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں نہ کم درجہ بلکہ قریب ناکام رہے اس  
 ملعون قول لعن الله قائلہ و قابلہ نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت در کنار اس عبداللہ  
 و کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ صلوات اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا۔  
 اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ  
 لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعدلہم عذابا مہینا ہ

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی  
 دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھا ہے ایک زمانے میں چار سونبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی  
 کفر و ہم اور وہ جھوٹے یہ صراحتاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے۔ عام  
 اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عورت عز جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا: کذبت  
 قوم نوح المرسلین ۵ کذبت عاد المرسلین ۵ کذبت ثمود المرسلین ۵  
 کذبت قوم لوط المرسلین ۵ کذب اصحاب السیكۃ المرسلین ۵  
 ائمہ کرام فرماتے ہیں جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی نہ مانے اگرچہ  
 وقوع نہ جانے باجماع کافر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سوا نبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں

لہ یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑھیں ہمیشہ پیشین گوئیاں ہا کتارہتا ہے اور بہ غیبت الہی  
 وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشین گوئی غلط پڑنی کچھ شان نبوت کے خلاف  
 نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ اینہم بر علم ۱۲۔

کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہونا شفا شریف میں ہے :  
 من دان بالوحدانیہ وصحة النبوة ونبوة نبینا صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم ولكن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحة  
 بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع -

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا انہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب  
 جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق  
 کافر ہے ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اُس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچایا حالانکہ یہی  
 آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اُس نے آدم نبی اللہ سے  
 محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک  
 رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔ دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی ایک نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا قوم  
 نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی عادت نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا تو نے جمیع انبیاء کو کاذب  
 کہا قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا یو ہیں  
 واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا فلعن اللہ من  
 کذب احدا من انبیائہ و صلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ و مرسلہ و المؤمنین  
 بہم اجمعین وجعلنا منہم وحشرنا فیہم و ادخلنا معہم دار النعیم بجاہم  
 عندہ و برحمتہ بہم و رحمتہم بنا انہ ارحم الراحمین و الحمد للہ رب  
 العلمین طبرانی معجم کبیر میں ویر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انی اشہد عدد تراب الدنیا ان مسیئۃ کذاب -

بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیئہ (جس  
 نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔ وانا اشہد معک

یا رسول اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتابعد  
 دو انہائے ریگ و ستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملئکہ سموت والارض  
 و عاملان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک ہے و کفی باللہ شہیدا کہ ان اقوال مذکورہ  
 کا قائل پیساک کا فرمتد کذاب ناپاک ہے اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو  
 واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ  
 کہے وہ بھی کافرندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف توتے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام  
 رکھتے اور تمام بد دینوں گمراہوں کو حق پر جانتے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب  
 مسلمانوں پر مذہب سے لا دعویٰ دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم  
 و رسالہ اتفاق وغیرہ میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہ ہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نہ چریت  
 کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافرندوہ اراکین بھی کفار مرزا  
 کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد بھی نہ ہوں مگر جب کہ صریح کفر وہ  
 کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد  
 ہیں سب مستحق تار۔ شفا شریف میں ہے:

نکفر من لم یفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فیہم

او شك -

یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا

شک رکھے۔

شفا شریف نیز بزازیہ و درر غرور و فناوی خیریہ و در مختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے:

من شك فی كفره و عذابه فقد كفر۔

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اے یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریروں خود نظر سے گزریں جن میں

قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرر و ملتقی الابحار و مجمع الانہر و غیر ہا میں ہے:

ساحب الهوی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد۔

فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

هو لاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احکامهم احکام المرتدین۔

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے

اُس قول و مذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کیے

اُس سے قربت کرے زنا محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو یہ احکام سب ظاہر اور

تمام کتب میں وازر و سائر میں فی الدر المختار عن غنیہ ذوی الاحکام ما یكون کفرا

اتفاقاً یبطل العمل و النکاح و اولاده اولاد زنا اور عورت کا کل مہر اس کے ذمے ماند

ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا۔

فی التویر و ارث کسب اسلامہ و ارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ و کسب

ردتہ فی بعد قضاء دین ردتہ اور معجل توفی الحلال آپ ہی واجب الادا ہے رہا موہل

وہ ہنوز اپنی اہل پر رہے گا۔ مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مر جائے یا دار الحرب کو چلا جائے

اس کا شرع حکم فرما دے کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت موہل بھی فی الحال

واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اہل موہل میں دس بیس برس باقی ہوں فی الدر ان حکم

القاضی بلحاظہ حل دینہ فی رد المختار لانه بالحق صار من اهل الحرب

و هم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت الا انه لا یتقرر لحاقہ

الا بالقضاء لاحتمال العود و اذا تقرر موته تثبت الاحکام المتعلقة بہ کما

ذکر نہر اولاد سفار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی حذر اعلیٰ دینہم الاتری

انہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة انکانت فاسقة و الولد

یعقل یحشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمہ فما ظنک بالاب المرتد

والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المختار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد  
 یبقی عندها الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منها ما تفعلہ  
 فکذا الفاجرة الخ وانت العلم ان الولد لا یخصنہ الاب الا بعد ما ینزل سبعا او  
 تسعا وذلک عمر العقل قطعاً فی حرم الدفیع الیہ و یجب النزع منه وانما  
 اخرجنا الی هذا ان الملک لیس بید الاسلام والاسلطان این بقی لمرتد  
 حتی یبحث عن حضانتہ الا تری الی قولہم لاحضانہ لمرتدة لانہا تضرب  
 وتحبس کالیوم فانی تتفرع بالاحضانہ فاذا کان هذا فی المحبوس فما ظنک  
 بالمقتول ولكن انا لله وانا الیہ مرجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی  
 العظیم مگر ان کے نفس یا ماں میں بدعویٰ ولایت اُس کے تصرفات موقوف رہیں گے۔  
 اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے  
 اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب چلا گیا اور حکم لائق ہو گیا تو باطل ہو جائیں گے فی الدر المختار  
 یبطل منه اتفاقاً ما یعتمد الملة وهی خمس النکاح والذبیحة والصید و  
 الشهادة والارث ویوقف منه اتفاقاً ما یعتمد المساواة وهو المفاوضة  
 او ولاية معتدیه وهو التصرف علی ولده الصغیر ان اسلم نقدوان  
 هلك اولحق بدار الحرب وحکم بلحاظہ بطل اہ مختصراً تسأل الله  
 الثبات علی الایمان وحسبنا الله ونعم الوکیل وعلید التکلان ولا  
 حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا  
 وآله وصحبه اجمعين آمين والله تعالى اعلم۔

<p>محمد بن سنی حنفی قاور          عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان</p>	<p>کتبہ          عبیدہ المذنب احمد رضا خان البریلوی          عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الای          صلی الله تعالى علیہ وسلم</p>	<p>محمد          ناصرین</p>
--	---	---------------------------------

لہ فان سلطان الاسلام ما مور بقنلد لا یجوز لہ القاءہ بعد ثلثہ ایام ۱۲ سنہ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اما بعد الحمد لاهله والصلاة على اهلها لعمرى لقد اجاب  
 فيما اجاب واطاب واصاب - فاوضح الصواب - وميز القشر عن اللباب -  
 وانزاح الارتياب - فدمدم على المسيح الكذاب - وصب عليه سوط  
 عذاب - فبهت الذى كفر وارتاب - فانهزم الاخراب - وفرت الاذئاب -  
 وحقت عليهم كلمة العقاب - خالدين فى النار وبئس المآب - الامن  
 تاب و اب - وارجع وانا ب - فان المولى الوهاب - توأب على من  
 تاب فعل هذا ويداها تحت الثياب - وسيفه فى الجراب - فما كان  
 عاقبة الذين - ظلموا الا فى تباب فلهذا درّ المجيب رزقه الله الزيادة  
 وجميل الثواب - والزلفى عنده وحسن ما ب - وها ذاك جرشامخ -  
 فى الدين بحربانزخ بحدد المائة الحاضرة - ذوالشجرة القاهرة -  
 صاحب القوة القدسية عالم اهل السنة السنية والجماعة السنية  
 السعيد الغريف الغبطم العطريف والدى واستاذى ومذجباى وملاذى  
 مولانا وموالى لكل حضرة احمد رضا خان البريلوى مدظلهم لعالى - مدى  
 الايام والليالى وانا العبد الضعيف الاواه محمد المعروف بحامد رضا  
 كان له الله بجاه حبيبه الحامد المصطفى عليه افضل التحية والثنا -

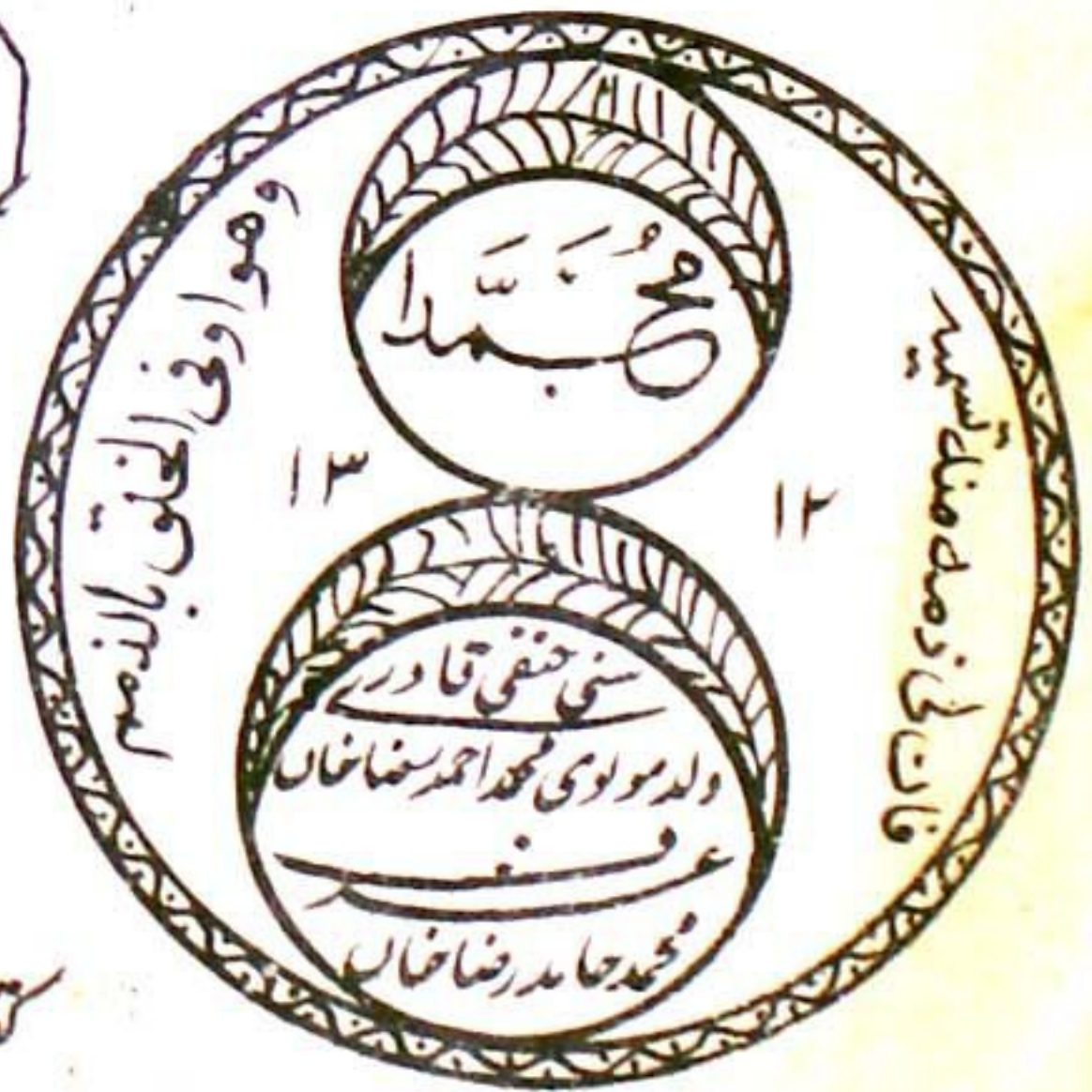


نصير الدين حسن  
خان

محمد يقين الدين  
١٣ ٢ ٠ ٩

محمد رضا خان قادر  
محمد عبد الرحمن عمر

کتبہ محمد شریف گل



## تذکرہ علماء لاہور

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد جب لاہور سکھ ورنڈوں کی زد میں آیا تو مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ان کے تہذیبی آثار مٹا دیئے گئے۔ مسجدیں اصطلبل بن گئیں، خانقاہیں اجڑ گئیں، مدرسے ویران ہو گئے اور تہذیب و اخلاق دم توڑنے لگے۔ ان حالات میں علمائے کرام اور صوفیائے عظام سکھوں کی چیرہ دستی کا خصوصیت کے ساتھ نشانہ بنے۔ ان قیامت خیز حالات نے سارے پنجاب خاص کر لاہور شہر کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ علمائے اہلسنت ظلم و ستم کے ان طوفانوں اور کفر و ضلالت کی ان آندھیوں کی یلغار کے سامنے ڈٹے رہے اور اسلام کی خدمت میں سینہ سپر رہے۔ انھوں نے مسلمانوں کی تہذیبی اور علمی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ پھر جب لارڈ ڈلہوزی نے پنجاب کی قسمت کو ملکہ وکٹوریہ کے تاج و تخت سے وابستہ کر دیا تو سکھوں کے ظلم و ستم کی جگہ انگریزوں کی ریشہ دوانیوں نے لے لی۔ اس نے اسلامی تہذیب مسخ کرنے کے لئے ہزار بادینی فتنوں کی پرورش کی اور مسلمانوں کے دینی مزاج کو یکسر بدل دیا۔ اندریں حالات بھی علمائے کرام خاموش نہیں بیٹھے اور ہر محاذ پر علمی اور اعتقادی کام کیا۔ یہ دور پاک و ہند کی تاریخ کا تاریک ترین دور سمجھا جاتا ہے۔ جن علمائے کرام نے اس دور کی تلخیوں کو چکھا اور ملت اسلامیہ کی اعتقادی خدمت کی۔ ان کے حالات ابھی تک کتابی شکل میں ہمارے سامنے نہیں آئے تھے۔ ہمارے احساسات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے فاضل دوست علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے نے ان خطوط پر بڑا کام کیا۔ بڑی کاوش کے ساتھ سکھ دور سے لے کر قیام پاکستان تک کے علمائے لاہور کے حالات جمع کر دیئے ہیں۔ اس تذکرہ میں تقریباً ایک سو علماء کرام کے سوانحی حالات

درج ہیں۔